REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

جلد ۲۷　　شمارہ ۱۲

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری۔

شرح چندہ

سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516.

۱۳ ربیع الثانی ۱۳۹۸ھ　　۲۳ امان ۱۳۵۷ ہش　　۲۳ مارچ ۱۹۷۸ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۰ امان (مارچ)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق الفضل کے ذریعہ موصول شدہ مورخہ ۱۳ مارچ ۷۸ء کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

"حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ"۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت وسلامتی درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں نائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دُعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۰ امان (مارچ)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل وعیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ گذشتہ دنوں مسلسل کام کی زیادتی کے سبب محترم صاحبزادہ صاحب کی طبیعت ہفتہ زیر رپورٹ یکدم علیل ہوگئی۔ گزشتہ پیر کے روز بتاریخ ۱۳ مارچ محترم موصوف کے امرتسر سے جناب ڈاکٹر ملہوترہ صاحب (ہارٹ سپیشلسٹ) سے اپنا طبی معائنہ کرانے پر معلوم ہوا کہ Tests تو سب بفضلہ نارمل ہیں البتہ نچلا بلڈ پریشر کسی قدر بڑھ گیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے ضروری ادویہ تجویز کیں (باقی دیکھئے ص ۱۲ پر)

لائبیریا کے صدرِ مملکت کی خدمت میں جماعت احمدیہ کی طرف سے
قرآن مجید اور اسلامی لٹریچر کی پیشکش

رپورٹ مرسلہ مکرم عبد الکریم صاحب شاہد مبلغ انچارج لائبیریا

مونرودیا۔ (لائبیریا)۔ ۲۳ جنوری ۱۹۷۸ء۔ خاکسار کی قیادت میں جماعت احمدیہ لائبیریا کے ایک وفد نے ڈاکٹر ڈبلیو۔ آر۔ ٹالبرٹ پریذیڈنٹ لائبیریا ری پبلک کی خدمت میں قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ اور دیگر اسلامی لٹریچر کا ہدیہ پیش کیا۔ جب یہ ہدیہ پیش کیا گیا تو خاکسار عبد الکریم شاہد نے پریذیڈنٹ صاحب کی خدمت میں وضاحتاً بیان کیا کہ قرآن مجید خدا کا آخری کلام ہے۔ قادرِ مطلق خدا نے اسے انسان کی راہنمائی کے لئے حضرت رسولِ کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا جو بائیبل کے مطابق (یوحنا ۱۶/۷-۱۶) حضرت عیسیٰؑ کی وفات کے بعد "فارقلیط" کی پیشگوئی کے مصداق بن کر ظاہر ہوئے۔ جنہوں نے دُنیا کو گناہوں سے پاک کیا اور حق وراستی کی طرف رہنمائی کی جو سچائی کی رُوح تھا۔ اور اُس پر پاک الہام اُترتے تھے جس میں انسانی دخل نہیں تھا۔ اس کلامِ پاک میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی تعریف اور اُن کا صحیح منصب بیان کرتے ہوئے انہیں ہر الزام سے بری قرار دیا گیا ہے۔

مبلغ انچارج صاحب نے بہت ہی مضبوط دلائل کے ساتھ انکشاف کیا کہ بیسویں صدی کے آخری آدھے حصہ میں نیوکلیر آگ کے سائے میں جو دو عالمی جنگیں ہوئی ہیں۔ اُس کے ویران اور تباہ کُن تجربہ سے گزرنے کے بعد سب کوششوں کے باوجود انسان ترقی کرنے کی بجائے ظلم وتشدد اور باہمی ضد وتعصب کا شکار ہو رہا ہے۔ قرآن کریم اِن سنگین حالات میں رُوحانی، اخلاقی اور سیاسی اُمور میں انسان کی صحیح رہنمائی کرکے اُسے شاہراہِ امن پر چلاتا ہے۔ اُنہوں نے سنجیدگی سے اُمید ظاہر کی کہ دُنیا کے بڑے سیاسی لیڈر۔ مدبرین اور مذہبی علماء قرآن کریم کی عظمت سے بڑے اچھے اور زور دار طریق پر محفوظ ہو سکتے ہیں۔ پریذیڈنٹ ٹالبرٹ نے قرآن مجید اور اسلامی لٹریچر کے پیش کردہ تحفہ کو خوشی سے قبول کرتے ہوئے اس کا شکریہ ادا کیا۔

صدرِ مملکت نے بھی اُنہی جذبات کا اظہار کیا جو کہ خاکسار کے نقطۂ نظر اور خیالات کے عین مطابق تھے۔ اور مذہب کی آزادی کی قانونی گارنٹی کو بار بار دوہرایا۔ بعد میں خاکسار نے مذہبی رواداری کا شکریہ ادا کیا۔ جس کی اُن کی سربراہی میں لائبیریا کے قانون کے اندر گارنٹی دی گئی تھی جو کہ افریقہ اور ایشیا میں بہت قدیم ری پبلک ہے۔ پریذیڈنٹ صاحب نے اپنے مُلک میں جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں کے بارہ میں دریافت کیا۔ اور یہ سُن کر خوشی کا اظہار کیا کہ مشن نے عنقریب ہی نصرت جہاں ہائی سکول کی تعمیر مکمل کرلی ہے۔ جو کہ Sanoyea (سینویاد) (بونگ کاؤنٹی) میں بنا ہے۔ اس سکول کی تعمیر کے جملہ اخراجات جماعت احمدیہ نے برداشت کئے ہیں۔ خصوصاً یورپ اور امریکہ کے بھائیوں اور بہنوں نے۔ پریذیڈنٹ صاحب یہ امر نوٹ کرکے مطمئن ہوئے کہ اس سکول کے نگرانِ اعلیٰ ایک ذی علم دوست پاکستانی احمدی مکرم ایس۔ آر۔ احمد صاحب ایم۔ اے ہیں۔ جنہوں نے باشندگانِ لائبیریا کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کیا ہے۔ اور یہ اسکول اُن کے لوکل ساتھیوں کی مدد کے ساتھ چل رہا ہے۔ پریذیڈنٹ صاحب نے یہ جان کر خوشی کا اظہار کیا کہ سرکار کی طرف سے منظور شدہ نصاب کے علاوہ اس اسکول کے طلباء کو اسلامی تعلیم اور عربی زبان کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔

خاکسار نے اراکینِ وفد کا تعارف پریذیڈنٹ صاحب سے کروایا۔ برادر محمود اے بھیجی صاحب جو جماعت کے سیکرٹری مال ہیں اور تھوڑا ہی عرصہ ہوا لائبیریا تشریف لائے ہیں اور پہلے پاکستانی احمدی ہیں جو کہ لائبیریا حکومت کے ایک معزز عہدہ پر، لائبیریا الیکٹریسٹی کارپوریشن کے نگران (Comptroller) کی حیثیت سے کام کرتے ہیں۔ صدرِ مملکت کو بتایا گیا کہ مسٹر بھیجی لائبیرین سٹاف کو ٹریننگ بھی دے رہے ہیں۔ اسی طرز پر وہ یوگنڈا میں کافی مارکیٹنگ بورڈ میں کئی سال تک کام کرتے رہے ہیں۔ اور انہیں اس قابل بنایا کہ (باقی دیکھئے ص ۱۱ پر)

خلاصہ خطبہ جمعہ

فرمودہ ۳ مارچ ۱۹۷۸ء بمقام ربوہ

ربوہ ۳ امان۔ الحمد للہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گذشتہ کئی ہفتوں کے وقفہ کے بعد (جب کہ حضور ناسازیٔ طبع کی وجہ سے نہ آسکے) آج نمازِ جمعہ پڑھانے کے لئے جامع مسجد اقصیٰ میں تشریف لائے اور احباب جماعت کو حضور کا بصیرت افروز خطبہ سننے اور حضور کی اقتداء میں نمازِ جمعہ ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں اپنی علالت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ گذشتہ ایام میں یکے بعد دیگرے کئی بیماریاں آئیں۔ پہلے انفلوئنزا ہوا۔ پھر پنڈلی کی ہڈی پر بظاہر سا زخم ہو گیا جس میں انفیکشن ہو گئی۔ پھر عرصہ لیٹے رہنے کی وجہ سے شوگر کی زیادتی ہو گئی۔ زخم کو آرام آنے اور شوگر میں کافی فرق پڑنے کے بعد پھر فلو کا سخت حملہ ہو گیا۔ اب اس میں بھی خدا کے فضل سے کافی افاقہ ہے۔ لیکن ابھی اس کا اثر باقی ہے۔ تاہم چونکہ جمعہ کے موقع پر دوستوں سے ملے بڑی دیر ہو گئی تھی اس لئے آج مَیں اپنی طبیعت پر زور دے کر یہاں آگیا ہوں۔ حضور نے فرمایا جس طرح مَیں آپ سب کے لئے دُعا کرتا رہتا ہوں اسی طرح آپ بھی دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت دے اور کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ بھی خدا کا خاص فضل ہے کہ جب زیادہ ذمہ داری کے کام درپیش ہوں تو وہ صحت عطا کرکے انہیں نبھانے کی توفیق دیتا ہے۔ مثلاً جلسہ سالانہ کے ایام میں اور پھر اس کے آٹھ دس دن بعد تک صحت اتنی اچھی رہی کہ مَیں اپنی ساری ذمہ داریاں نبھاتا رہا۔ جلسہ کے ایام میں تو بلا ناغہ مجھے (باقی دیکھئے ص ۱۰ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان ؛

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۳ ر امان ۱۳۵۷ ہش

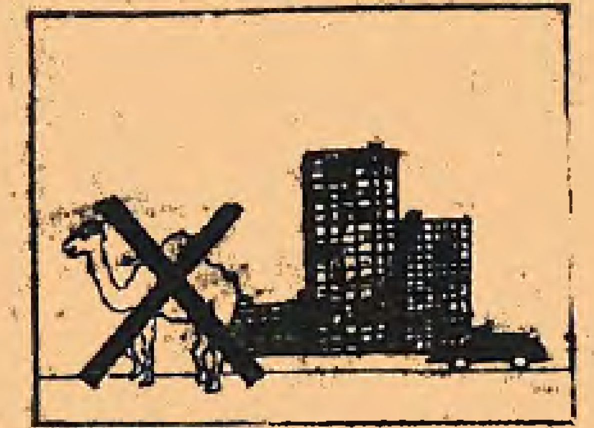

"وَ اِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ" کا واضح ظہور

اس وقت ہماری نگاہیں ایک سادہ سی ننھی تصویر کے ایک خاکہ پر مرکوز ہیں جو ہمسایہ مُلک کے ایک رسالہ میں شائع ہوا۔ اس ۱½ × ۲ اِنچ مختصر سے خاکہ میں ماڈرن طرزِ تعمیر کی کئی منزلہ عالی شان عمارتوں کے قریب دائیں جانب ایک بہت بڑی اپ ٹو ڈیٹ کار نظر آتی ہے۔ اسی پس منظر میں بائیں جانب صحرائے عرب کے جانے پہچانے بلند قامت جانور "اُونٹ" کی تصویر ہے۔ لیکن اُونٹ کی اس تصویر کو ضرب کی شکل پر کھینچی گئی دو موٹی لکیروں (X) سے کاٹ دیا گیا ہے۔ اس عجیب وغریب تصویر یا خاکہ کے نیچے ایک معلوماتی مضمون کا عنوان "الریاض — کاروں کا شہر" جلی حروف میں درج ہے۔

سعودی عربیہ کے دارالخلافہ "الریاض" کی نو تعمیر شدہ چوڑی چوڑی صاف سُتھری سڑکوں پر اِدھر سے اُدھر تیز رفتاری سے دوڑتی بھاگتی اپ ٹو ڈیٹ ماڈل کی سینکڑوں [illegible] اس بات کا ناقابلِ تردید ثبوت ہیں کہ صحرائے عرب کے سیّال سونے کی [illegible] نے اِس خطۂ ارض کو عصرِ حاضر کے کسی بھی ترقی یافتہ مغربی مُلک کے [illegible] شہر کے ہم پلہ بنا دیا ہے۔ پٹرول کی فراوانی اور طرزِ جدید کی شاندار پختہ سڑکوں کی بدولت اب کون عرب ہے جو پُرانے زمانہ کی پسندیدہ "تیز رفتار" سواری "اُونٹ" پر جا رہے۔ اِسی لئے تو ذہین مصوّر کے قلم نے اُونٹ پر خطِ تنسیخ کھینچ کر بلیغ انداز [illegible] وہ سب کچھ بتا دیا جس کی تفصیل کے لئے ایک دفتر درکار ہے۔

زیرِ نظر تصویر میں ایک طرف تو طویل زمانوں کے دو متخالف نقاط کو بلیغ انداز میں ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے۔ تو دوسری طرف آج سے ۱۴ سو سال پہلے کی بیان کردہ قرآن حدیث کی جلیل القدر پیشگوئی کی عظمت وصداقت کو واقعاتی حقائق کی روشنی میں اس طرح واضح کر دیا گیا ہے کہ کسی کے لئے انکار کی گنجائش باقی نہیں رہی ہے۔ قبل اس کے کہ ہم اس اہم پیشگوئی کے بارہ میں مختصر تفصیل بیان کریں۔ رسالہ کے معلوماتی مضمون کے چند ضروری اقتباس ملاحظہ فرمالیں۔ مضمون نگار ذاتی مشاہدہ کی بناء پر سعودی عربیہ کے دارالخلافہ "الریاض" کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :—

"ہم نے بسا اوقات کوشش کی کہ پیدل چلیں گے۔ مگر بے سُود۔ ہر بار یہی ہُوا کہ ٹیکسی والا زور سے ہارن دباتا ہُوا ہمارے برابر آکر رُک گیا۔ ہم نے اپنی محدود عربی میں اُسے سمجھانے کی کوشش کی کہ بھیا ہم ٹہلنے نکلے ہیں۔ مگر وہ کچھ نہ سمجھا، ہم "لا لا" کرتے ہُوئے آگے بڑھے تو وہ بھی ہمارے ساتھ ساتھ سرکا۔ اُس سے جان چھڑانے کے لئے سڑک پار کرکے دوسری طرف گئے تو ایک اور ٹیکسی نے گھیر لیا، گلی میں گھُومے تو دُور سامنے والی شاہراہ سے گزرتی ہوئی ٹیکسی کی نظر ہم پر پڑ گئی۔ اُس نے فوراً بریک دبائی اور پچھلے پاؤں ہماری طرف آنے لگا۔ ہم لپک کر دوسری گلی میں ہو لئے۔ اور جلدی سے چکر کاٹ کر اپنے گھر میں آ داخل ہوئے۔ اور امان پائی"۔

—— (ٹیکسیوں کے علاوہ) "یہاں پر ہر قسم اور تقریباً ہر مُلک کی گاڑی نظر آئے گی۔ ایسے ایسے ماڈل جو کبھی خواب میں بھی نہ دیکھے ہوں"۔

"یہاں پر لوگ سپورٹس کاروں کے گرویدہ ہیں۔ لانبی نیچی شوخ رنگوں کی، دو دو اور شاید چار چار کاربریٹر والی کاریں جابجا دوڑتی بلکہ اُڑتی نظر آتی ہیں۔ دُور سے بالکل یہی معلوم ہوتا ہے کہ جٹ طیارہ ہے جو اپنی زمین چھوڑ کر ہوا میں بلند ہو جائے گا۔ چھوٹی گاڑیوں میں بھی وہ جن کی صورت سپورٹس ماڈل سے ملتی جُلتی ہو زیادہ پسند کی جاتی ہیں۔ یہاں ہر شخص کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ سپورٹس کار خریدے یا اس سے ملتی جلتی۔ ہم جب کار خریدنے گئے تو ایک چار دروازوں والی کی قیمت پوچھی کہنے لگے، چودہ ہزار نوسو۔ ہم نے سوچا یہ زیادہ ہے کچھ سستی گاڑی لینی چاہیئے اس لئے اُسی کار کے دو دروازوں والے ماڈل کی قیمت دریافت کی۔ فرمانے لگے پندرہ ہزار نوسو!! بڑی حیرت ہوئی۔ ہمارے یہاں تو ٹو ڈور (Two Door) کی قیمت چار دروازوں والی سے کم ہوتی ہے۔ اِس زیادتی کی وجہ پوچھی تو کہنے لگے "سبورتس سبورتس" یعنی سپورٹس سپورٹس!..... کار کے لئے یہاں پر بڑا پیارا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ یعنی سیّارہ! کاریں یہاں ہیں بھی اتنی ہی خوبصورت کہ سیّارہ کا لفظ ہی ان کے شایانِ شان ہے"۔

"موجودہ ریاض جدید طرز کا شہر ہے۔ نئی سڑکیں بنانے کا کام یورپ کی فرموں نے سنبھال رکھا ہے۔ سڑکیں بہت عمدہ ہیں۔ اور ان کی کشادگی انتہا تک پہنچی ہوئی ہے۔ عام طور پر بلڈنگوں کے ساتھ ساتھ کوئی دس بارہ فٹ کا صاف سُتھرا فٹ پاتھ بنا ہوتا ہے جس پر نہ کوئی خوانچے والا بیٹھتا ہے نہ جوتے بیچنے والا۔ فٹ پاتھ کے ساتھ کوئی [illegible] فٹ کی یکطرفہ سڑک ہوتی ہے اس کے بعد دس بارہ فٹ کا ایک اور فٹ پاتھ جس کے بیچوں بیچ کھجور کے درختوں کی خوبصورت قطار دکھائی دیتی ہے۔ [illegible] درمیانے فٹ پاتھ کے پار دوسری یکطرفہ سڑک شروع ہو جاتی ہے۔ اور پھر اسی طرح کا بلڈنگوں کے ساتھ والا فٹ پاتھ۔ ان سڑکوں پر چار چار بڑی کاریں بخوشی پہلو بہ پہلو ایک ہی سمت میں دندنا سکتی ہیں"۔

"نئی کاروں کے علاوہ لوگ یہاں پرانی کاریں بھی خریدتے ہیں۔ پُرانی کاروں کی باقاعدہ منڈی لگتی ہے۔ جسے "حراج" کہتے ہیں۔ وہاں نیلامی ہوتی ہے۔ اور لوگ بولیاں لگاتے ہیں۔ یہاں کی پُرانی کاریں ہماری طرح کی پُرانی نہیں ہوتیں۔ بس کوئی دو چار سال پُرانے ماڈل ہوتے ہیں۔ اُن سے زیادہ پُرانی گاڑیاں شہر سے باہر کاروں کے قبرستان میں نظر آتی ہیں۔ (یہ قبرستان کا نام ہم نے دیا ہے۔ سعودی نہ جانے اسے کیا کہتے ہیں) اس ملک میں اکثر لوگ ہر دو تین سال کے بعد کار بدل لیتے ہیں۔ چاہے ایک پُرانی بیچ کر دوسری پُرانی ہی کیوں نہ خرید لیں۔

"حراج" میں بڑی بڑی عمدہ کاریں مل جاتی ہیں۔ آپ چار پانچ سال پُرانی کئی گز لمبی آٹومیٹک، ایرکنڈیشنڈ کار ساڑھے چار ہزار ریال میں خرید سکتے ہیں۔ پٹرول زیادہ کھاتی ہے تو کیا، وہاں سوا ریال میں گیلن بھی تو ملتا ہے"۔

"حیرت کی بات ہے کہ یہاں اتنی کاریں ہونے کے باوجود گیراجوں کا فقدان ہے۔ گاڑیاں دِن بھر دھوپ میں سڑتی رہتی ہیں۔ اور کسی کو پروا تک نہیں ہوتی۔ اِسی طرح رات کو بھی ہر طرف سڑک پر کسمپرسی کی حالت میں نظر آتی ہیں۔ شاید اس لئے کہ یہاں چوری کا کوئی خطرہ نہیں"۔

(ماہنامہ "سیارہ ڈائجسٹ" پاکستان بابت ماہ اگست ۱۹۷۷ء صفحہ ۵۵ تا ۵۸)

یہ خاصے لمبے اقتباس ہم نے جان بوجھ کر نقل کر دیئے ہیں۔ تاکہ مُلکِ عرب میں اور بالخصوص اس کے دارالخلافہ میں کاروں کی کثرت کی پُوری تفصیل ایک عینی شاہد کی قلم سے پڑھ کر کسی طرح کا شک وشبہ باقی نہ رہے۔

اب آیئے سورت تکویر کی اُس آیتِ کریمہ کی طرف جسے ہم نے آج کے مقالہ کا عنوان بنایا ہے۔ آپ اپنے قرآن مجید سے یہ سورت نکال کر سامنے رکھ لیں۔ اس کے بعد اس سورت شریفہ کی پہلی آیت کریمہ سے اس کے معانی اور مطالب پر نگاہ ڈالئے۔ اس میں کم وبیش اُنیس بیس ایسی واضح علامات بڑے ہی جامع انداز میں مسیح موعود و مہدی معہُود کے زمانہ کی بیان کی گئی ہیں۔ ان سب کی تشریح و تفصیل کا تو یہ موقعہ نہیں۔ اور نہ ہی اس جگہ اس قدر گنجائش ہے۔ فی الوقت ہم صرف ایک ہی علامت "وَ اِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ" سے متعلق غور وفکر پر اکتفا کرتے ہیں۔ اِس آیتِ کریمہ کے سادہ اور عام فہم معنیٰ یہ ہیں کہ ایک زمانہ ایسا بھی آنے والا ہے جب کہ دس مہینے کی گابھن اُونٹنیاں آوارہ چھوڑ دی جائیں گی۔ اس آیت کریمہ کے ساتھ ساتھ صحیح مُسلم میں درج شدہ حدیث کے الفاظ "وَلَیُتْرَکَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا یُسْعٰی عَلَیْھَا" کے معانی پر غور فرمائیں۔ جو اِس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ اُس زمانہ میں اُونٹنیوں کو ترک کر دیا جائے گا۔ اور اُن سے تیز رفتار سواری کا جو کام لیا جاتا تھا۔ اور اسی وجہ سے پہلے زمانوں میں

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

پندرہویں صدی شروع ہونے والی ہے انشاء اللہ اگلی صدی اسلام کی زبردست ترقیات اور کامیابیوں کی صدی ہے

ہر احمدی کو یہ اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہئیے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے بعد مجددین کی آمد کا سلسلہ بند ہو گیا ہے

خدا تعالیٰ نے محض اپنے کرم سے انبیاء کے طریق پر نظام خلافت کو قائم فرمایا ہے اور خلفاء بلاشبہ مجددین بھی ہیں

جماعت ہائے احمدیہ ماریشس کے جلسہ سالانہ کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام!

پیارے بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ‘

یہ امر میرے لئے موجب مسرت ہے کہ آپ لوگ نومبر کے پہلے ہفتہ میں اپنی سالانہ کنونشن کا انعقاد کر رہے ہیں۔ دعا ہے کہ مولیٰ کریم اس جلسہ کو بابرکت اور وہ ہر لحاظ سے جماعت کے لئے مفید ثابت ہو۔ آپ سب کو علم ہے کہ چودہویں صدی ہجری جلد ہی ختم ہونے والی ہے اور پندرہویں صدی شروع ہونے والی ہے۔ انشاء اللہ اگلی صدی اسلام کی زبردست ترقیات اور کامیابیوں کی صدی ہے۔ یہ صورت حال ہم سے پہلے سے زیادہ بڑی قربانیاں جدوجہد اور باہمی اتحاد کا مطالبہ کرتی ہے۔ اسلام کی آخری فتح آسمان پر مقدر ہو چکی ہے اس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ اگرچہ یہ خبر ہم سب کے لئے بہت حوصلہ افزا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ عظیم الشان ذمہ داریاں ہم پر عائد کرتی ہے۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ موجودہ دنیا ایسے معاشرہ کا مطالبہ کرتی ہے جہاں اچھی تعلیمات پر حقیقی طور پر عمل کیا جارہا ہو جہاں محبت اور تودّد پایا جاتا ہو اور جہاں بغیر کسی نسلی مذہب اور رنگ کے امتیاز کے انصاف کی حکومت ہو۔ ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم اس مقام پر پہنچیں اور ساری دنیا کے لئے ایک نمونہ قائم کریں۔ اسلامی تعلیمات مکمل اور حسین طور پر ہمارے اعمال سے ظاہر ہونی چاہئیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ دنیا بھر کے انسان باوجود سائنس اور ٹیکنالوجی میں غیر معمولی ترقی کے سکون قلب سے محروم ہیں اور بین الاقوامی برادری اور تحفظ کے احساس میں کمی پائی جاتی ہے ان تمام مسائل کو حل کرنے میں جملہ مذاہب ناکام ہو چکے ہیں۔ اس خلا کو صرف اسلام ہی پُر کر سکتا ہے۔ اس چیلنج کا دانشمندانہ جواب دینے کے لئے اور اسلامی تعلیمات کو ہمدردی اور محبت کے ساتھ پھیلانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم خود اسلام سے مکمل آگاہ ہوں۔ تمام برائیوں اور مسائل کا حل بلاشبہ قرآن ہے قرآن مجید کو سمجھنے اور اس پر عبور حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اس مقدس کتاب کا مطالعہ کریں اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بہت غور اور تدبر کے ساتھ مطالعہ کریں۔ ہمیں قوموں کی راہنمائی کی ذمہ داری اٹھانے سے قبل اپنے آپ کی تعلیم و تربیت کرنی ہو گی۔ اس لئے میں پورے زور کے ساتھ آپ لوگوں کو تاکید کرتا ہوں کہ آپ اس روحانی پروگرام پر مستعدی کے ساتھ عمل کریں جو میں نے (صد سالہ منصوبہ کا روحانی پروگرام) جماعت کے سامنے رکھا ہے۔ کوئی احمدی چھوٹا ہو یا بڑا۔ عورت ہو یا مرد ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو قرآن مجید پڑھ نہ سکتا ہو اور پڑھ سکنے کے بعد دیانت داری کے ساتھ اپنی استطاعت کے مطابق اس کا لفظی ترجمہ جاننے کی کوشش نہ کرتا ہو۔ اس مقصد کے لئے ایک منظم پُرہمت اور ٹھوس کوشش درکار ہے۔ حفظ قرآن کی طرف خاص توجہ دی جائے اور کم از کم ہر تین ماہ پر یا ایک سال پر ایک پارہ حفظ کیا جائے۔

ہر احمدی کو یہ اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے بعد مجددین کی آمد کا سلسلہ بند ہو گیا ہے اور خدا تعالیٰ نے محض اپنے کرم سے انبیاء کے طریق پر نظام خلافت کو قائم فرمایا ہے اور خلفاء بلاشبہ مجددین ہیں۔ اس نظام کو غیر معمولی محبت، فدائیت اور ناقابل شکست وفاداری کے ساتھ محفوظ رکھنا ہے۔ اسلام کی برتری کے لئے یہ بات صرف موجودہ نسل کو ہی ذہن میں نہیں رکھنی چاہیئے بلکہ آئندہ نسلوں کے دلوں میں بھی اس بات کو راسخ کر دینا چاہیئے۔

میری دعا ہے کہ ربّ کریم آپ کا رہنما ہو اور آپ کی تمام کارکردگیوں میں آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین ؞

آپ کا مخلص

مرزا ناصر احمد

(خلیفۃ المسیح الثالث)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ مکرم ڈاکٹر آدم علی بیگ صاحب نیاگڑھ اڑیسہ کی بیٹی عزیزہ روشن آرا بیگم دہلی میں بغرض تعلیم مقیم ہیں وہاں وہ کافی عرصہ سے بیمار رہیں۔ شفائے کاملہ و عاجلہ اور صحت و سلامتی والی لمبی عمر کے لئے احباب دُعا فرمائیں۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

۲۔ مکرم محمد زبیر احمد صاحب ابن مکرم عبدالباری صاحب آف بلاری کو بفضلہ تعالیٰ ہندوستان زنک لمیٹڈ لیڈ سمیلٹر ٹنڈو دھنباد میں ملازمت مل گئی ہے۔ اس خوشی میں موصوف نے شکرانہ کے طور پر مبلغ ۱۵/- روپے نشر و اشاعت میں۔ ۲۰/- روپے تعمیر مقامات مقدسہ میں۔ ۱۰/- روپے صدقہ فنڈ اور ۵/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس ملازمت کو ان کے لئے ہر جہت سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین ؞

خاکسار:
عبدالرشید ضیاء مبلغ سلسلہ

اقوامِ عالم کی وحدت کے مبارک دور کا ظہور!

از مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد ایم اے مبلغ انچارج جزائر فیجی

(یہ تقریر ریڈیو فجی سے مورخہ ۴ر دسمبر ۱۹۷۷ء کو صبح کے پروگرام میں نشر کی گئی۔)

تحریک جدید انجمن احمدیہ اور رئیس مشن فیجی کی طرف سے ریڈیو فیجی کے تعاون سے جزائر فیجی کے نہایت ہی قابلِ احترام سننے والے احباب سے میں مخاطب ہو رہا ہوں۔ اس موقعہ پر میں سب سے پہلے ریڈیو فیجی اور حکومتِ فیجی کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مجھے آپ احباب سے آٹھویں بار مخاطب ہونے کا یہ موقع عطا فرمایا ہے۔

اس کے بعد میں اپنے سننے والے احباب کی خدمت میں "وحدتِ اقوامِ عالم کے مبارک دور کے ظہور" کے موضوع پر کچھ عرض کرتا ہوں۔ موجودہ دور اور زمانہ جس میں سے آپ اور ہم سب گزر رہے ہیں۔ ایک انقلابی دور ہے۔ گزشتہ زمانہ کے حالات اور آج کے زمانہ کے حالات میں ایک انقلاب آچکا ہے آج کا دور وحدتِ اقوامِ عالم اور وحدتِ مذاہبِ عالم کا دور ہے اس دور اور زمانہ کے لئے آج سے چودہ سو سال قبل قرآن کریم نے ہمیں یہ بشارت دی تھی :-

" وَ اِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ "

(سورۃ التکویر آیت ۸)

یعنی ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جب کہ دنیا کی تمام اقوام اور تمام مذاہب اور تمام دنیا کے ممالک کے لوگ آپس میں بہت قریب ہو جائیں گے اور ان کے درمیان فاصلے گویا ختم ہو جائیں گے۔ قرآن کریم کی ایک دوسری آیت میں بھی یہ خبر دی گئی ہے :-

" وَ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ٥ "

(سورۃ کہف آیت ۱۰۰)

یعنی ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ جب بگل پھونکا جائے گا اور ہم سب کو اکٹھا کریں گے [illegible] ظہور ہوگا۔

یعنی خدا تعالیٰ کا ایک عظیم الشان برگزیدہ نبی اور رسول آئے گا جو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام، خادم اور امتی بھی ہوگا۔ اس کے ذریعہ جس طرح فوج میں شامل سپاہیوں کو اکٹھا کرنے کے لئے بگل بجایا جاتا ہے اسی طرح اس مامور ربانی کے ذریعہ ساری دنیا کی اقوام اور تمام مذاہب والوں کو اکٹھا کیا جائے گا ---- !

سامعین کرام ! آج کے زمانہ کے حالات پر جب ہم نگاہ ڈالتے ہیں تو ہمیں قرآن کریم کی پیشگوئی وَ اِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ اور فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا کمال شان کے ساتھ پوری ہوتی ہوئی نظر آتی ہے۔ یہ پیشگوئی آج سے چودہ سو سال قبل قرآن کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جب کی گئی تو اس زمانہ میں عرب میں اونٹ اور گھوڑے کی سواری استعمال کی جاتی تھی۔ ان سواریوں کے ذریعہ دن بھر اگر کوئی مسلسل سفر کرتا تو بیس تیس یا چالیس پچاس میل کا سفر کر سکتا تھا۔ اس زمانہ میں تمام دنیا کی اقوام اور دنیا کے [illegible] والوں کا آپس میں جلد اکٹھا ہونے کا کوئی شخص تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ مگر آج کے دور میں ہم دیکھتے ہیں کہ تمام دنیا کی اقوام اور ممالک

Means of Communication

کی بے انتہا ترقی کے نتیجہ میں ایک دوسرے کے بہت قریب ہو گئے ہیں۔ قرآن کریم کی پیشگوئی کے مطابق آج نئی سے نئی سواریاں پیدا ہو گئی ہیں۔ موٹروں۔ ریلوں۔ ہوائی جہازوں کے ذریعہ اسی طرح ریڈیو، ٹیلیفون۔ ٹیلی ویژن۔ وائرلیس اور Tele System کے ذریعہ ساری دنیا کی اقوام اور ممالک حیرت انگیز طور پر آپس میں اکٹھے ہو گئے ہیں آج ان ایجادات کے نتیجہ میں ہزاروں ہزار میل کے فاصلے گویا ختم ہو گئے ہیں۔ ہم اپنے گھر کے کمروں میں بیٹھ کر ہزاروں میل دور سے

" Voice of America "

" Voice of Australia "

اور " B.B.C " سنتے ہیں۔ ٹیلی ویژن کی ایجاد اور مصنوعی سیاروں کی مدد سے ہزاروں میل دور پر ہونے والے مناظر اور کھیلوں کے مقابلوں کو اپنے کمروں میں بیٹھ کر دیکھ لیتے ہیں۔ ان تمام انکشافاتِ جدیدہ اور نیز تیز ذرائع مواصلات کے ذریعہ آج ساری دنیا کی اقوام قرآن کریم کی پیشگوئی کے مطابق اکٹھی ہو رہی ہیں۔ ادھر اقوامِ عالم U.N.O کے ادارہ کے ذریعہ اکٹھے بیٹھ کر اپنے مسائل حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ساری دنیا میں ایک ہی نظام، ایک حکومت، ایک ہی سکہ اور ایک ہی زبان اختیار کرنے کی باتیں بھی ہو رہی ہیں اور ان تمام حالات سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دور قرآن کریم کی پیشگوئی کے مطابق واقعی وحدتِ اقوامِ عالم اور وحدتِ مذاہبِ عالم کا دور ہے۔

عالمی وحدت کے لئے موعودِ کل ادیان کی بعثت

اقوامِ عالم کی وحدت اور مذاہبِ عالم کی وحدت ایک ایسا عظیم اور بے نظیر کام ہے جو کسی دنیوی انسان کے ہاتھ کا ہرگز کام نہیں یہ کام صرف خدا تعالیٰ کے عظیم الشان نبی اور رسول اور مصلح مامور ربانی کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام دنیا کی اقوام اور ممالک والوں کے دلوں میں انفاسِ قدسیہ سے غیر معمولی محبت و پیار پیدا کر کے سب کو بھائی بھائی بنا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام مذاہب میں اس زمانہ میں ظاہر ہونے والے عظیم الشان مامور و مرسل کے آنے کی پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں چنانچہ انہی پیشگوئیوں کے مطابق ہمارے مسیحی بھائی یسوع مسیح کی آمد ثانی کے منتظر ہیں اور وہ اپنے گرجوں میں بار بار یہ نقارہ بجاتے ہیں کہ

" Jesus Christ Coming Soon. "

ہمارے یہودی بھائی " عہد کے رسول " کے منتظر ہیں۔ پارسی فارسی الاصل " موسودربہی " کے منتظر ہیں۔ مہاتما بدھ کے ماننے والے میتریہ یعنی بدھ ثانی کے منتظر ہیں۔ ہمارے قابلِ احترام ہندو بھائی کلنکی اوتار یعنی کرشن ثانی کے منتظر ہیں۔ ہمارے سکھ بھائی حضرت گورو نانک جی مہاراج کی پیشگوئیوں کے مطابق مسلمانی جامہ میں (قادیان پرگنہ بٹالہ میں) کرشن جی ثانی کے منتظر ہیں۔ ہمارے مسلمان بھائی ---- سنی ہوں یا شیعہ بالاتفاق مسیح موعود اور مہدی معہود کے منتظر ہیں۔ ان تمام مذاہب والوں میں موعود مامور کے آنے کا وقت ایک ہی بیان کیا گیا ہے۔ اس کے آنے کے وقت کے حالات، زمانہ بھی ایک جیسے بیان کئے گئے ہیں۔

پھر یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ آج کی اقوام عالم کے دور میں جب کہ اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کو تیز تر ذرائع مواصلات کے ذریعہ اکٹھا کر دیا ہے اور آج کے دور میں خود اہلِ دنیا کا بھی یہ تقاضا ہے کہ تمام دنیا کے مسائل کو ایک عالمی نظام کے ذریعہ حل کیا جائے۔ ایسے زمانہ میں جو الٰہی وقت کے مطابق وحدتِ اقوامِ عالم کا دور ہے ایسا تو نہیں ہوگا کہ ہر قوم اور ہر مذہب و ملت میں الگ الگ خدا تعالیٰ کا مامور اور خدا تعالیٰ کا مرسل اور موعود مصلح آئے بلکہ اس وحدتِ اقوامِ عالم کے دور میں خدا تعالیٰ کی طرف سے جو بھی مبعوث ہوگا وہ ایک ہی مامور تمام مذاہب و اقوامِ عالم کے لئے موعودہ مصلح ہوگا۔ سو میں ریڈیو فیجی کے سننے والوں کو یہ خوشخبری سناتا ہوں کہ وحدتِ اقوامِ عالم کے اس مبارک دور میں تمام مذاہب عالم کی مقدس پیشگوئیوں کے مطابق خدا تعالیٰ کا وہ عظیم الشان مامور، موعود کل ادیان، ہندوستان کی سرزمین قادیان میں ظاہر ہو چکا ہے جس کا نام نامی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ آپ نے خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام پا کر برملا طور پر ان الفاظ میں دعویٰ فرمایا ہے :-

" اس زمانہ میں خدا نے چاہا کہ جس قدر نیک اور راستباز مقدس نبی گزر چکے ہیں ایک ہی شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کئے جاویں سو وہ میں ہوں۔ "

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۰)

سامعین کرام ! خدا تعالیٰ کے سچے مامورین جب بھی دنیا میں مبعوث ہوتے ہیں مقدس کتابوں کی رو سے اور قرآن کریم کی متعدد آیات کے مطابق یہ الٰہی سنت ہے کہ ہمیشہ مامورین کی شدید مخالفت اور تکذیب کی جاتی ہے ان سے استہزاء کیا جاتا ہے اور انہیں اور ان کی جماعتوں کو ہر دکھ اور تکلیف پہنچائی جاتی ہے مگر آخر خدا تعالیٰ اپنے انبیاء اور ان کی جماعتوں کو اپنے دستِ قدرت سے کامیاب کر کے غالب کر دکھاتا ہے اس کے عین مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود و موعود کل ادیان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ سلوک فرمایا ہے۔ قدم قدم پر اللہ تعالیٰ نے اپنی غیر معمولی تائیدات، نشانات و معجزات، قبولیتِ دعا کے نشانوں اور بکثرت مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ اور بکثرت امورِ غیبیہ سے آپ کو مشرف فرمایا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے چھیاسی سال قبل انتہائی گمنامی کے زمانہ میں اپنے الہام سے خبر دی تھی کہ :-

" میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ "

اس الہام کے عین مطابق فیجی کو (جس کے TAVEUNI جزیرہ میں انٹرنیشنل ڈیٹ لائن ہونے کی وجہ سے) زمین کا کنارہ کہا جاتا ہے۔ اس جنت نظیر ملک میں بھی اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی تائید سے آپ کی تبلیغ کو پہنچا دیا چنانچہ فیجی کے جزیرہ TAVEUNI اور VANUALEVA جزیرہ میں۔ لمباسہ نسر دالگا یا لووہ میں اور VITI LEVU جزیرہ میں BA۔ لٹوکہ۔ ناندی راکی راکی۔ ناؤسوری اور جزائر فیجی کے دارالحکومت SUVA کے مقامات میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں ہزار کی تعداد میں آپ کے ماننے والے آپ کے جاں نثار اور فدائی احمدی مسلمان پائے جاتے

ہیں۔ بائبل، قرآن کریم اور احادیث کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت بانیٔ جماعتِ احمدیہ علیہ السلام کے دعویٰ مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے پر ۱۸۹۴ء کو عین رمضان کے مہینہ میں تیرھویں کا چاند اور اٹھائیس دیں سورج کو گرہن لگا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق سچے مہدی کی علامت تھی۔ اس کے علاوہ حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام کی تائید میں اللہ تعالیٰ نے لاکھوں نشانات ظاہر فرمائے اور ہر دن آپ کی تائید میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نشانات ظاہر ہو رہے ہیں تاکہ دنیا کو سچے خدا، سچے رسول، سچی کتاب، سچے مذہب اور اس زمانہ میں ظاہر ہونے والے سچے مامور کا علم ہو جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ تمام دنیا کی اقوام اور مذاہب کو اکٹھا کرنا چاہتا ہے۔

اسلامی تعلیم ہی تمام اقوام عالم اور مذاہب عالم کو جمع کر سکتی ہے

سامعین کرام! تمام اقوام عالم اور مذاہب عالم کو اکٹھا کرنے کے لئے اور تمام اہل مذاہب کے دلوں میں محبت اور پیار پیدا کرنے کیلئے اور انہیں مذہبی لحاظ سے بھائی بھائی بنانے کے لئے قرآن کریم نے پیاری تعلیم دی ہے کہ:-

'وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ'

ایک اور جگہ فرماتا ہے:-

"وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ"

یعنی ہر ایک اُمت میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نبی اور رسول اور ہوشیار کرنے والے آئے اور ہر قوم میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہدایت دینے والے مبعوث ہوئے۔ قرآن کریم کی اس پیاری تعلیم کو حضرت بانیٔ جماعتِ احمدیہ موعود کل ادیان نے اپنی کتابوں میں بار بار پیش فرمایا ہے اور اسی پیاری تعلیم اور عقیدہ سے ہی ساری دنیا کی اقوام اور اہل مذاہب کو اکٹھا کیا جا سکتا ہے آج یہ ہمارا عقیدہ اور نظریہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام ہی پیش کرتی ہے چنانچہ ہم احمدی مسلمان قرآن کریم کی ان آیات کے مطابق دنیا بھر کے تمام مذاہب کے بزرگوں اور رسولوں کو سچا مانتے ہیں اور تمام دنیا کی اقوام اور مذاہب کو دعوتِ اتحاد دیتے ہوئے کہتے ہیں۔ حضرت رامچندر جی مہاراج، حضرت مہاتما بدھ، حضرت کنفیوشس، حضرت زرتشت علیہم السلام اور دیگر انبیاء خدا تعالیٰ کے اسی طرح سچے ہادی اور بزرگ تھے جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام اور تمام نبیوں کے سردار حضرت محمد رسول اللہ صلعم خدا تعالیٰ کے سچے رسول اور نبی ہیں۔ اور یقیناً یہ تمام انبیاء خدا تعالیٰ کی طرف سے پاک، سچے اور روحانی پانی اور روحانی روشنی لے کر تشریف لائے تھے اور اس زمانہ میں جبکہ تمام مذاہب عالم کا پانی سمندر کے کڑوے پانی کی طرح ہو گیا تھا تو خدا تعالیٰ نے نظامِ ظاہری کے مطابق سمندر سے بخارات کو اٹھا کر پھر سے میٹھے، صاف وشفاف اور روحانی پانی کے نازل کرنے کا سامان حضرت بانی جماعتِ احمدیہ علیہ السلام کے ذریعہ کیا ہے جیسا کہ آپ نے خود دعویٰ فرمایا ہے ؎

مَیں وہ پانی ہوں جو آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

حضرت بانیٔ جماعتِ احمدیہ علیہ السلام کے ذریعہ نازل ہونے والے روحانی پانی اور روحانی روشنی کے ذریعہ اس زمانہ میں جو وحدتِ اقوام عالم اور وحدت مذاہبِ عالم کا دور ہے ساری دنیا کی اقوام اور تمام اہلِ مذاہب کو اللہ تعالیٰ نے ایک ہی مذہب اور ایک ہی پیشوا اور ایک ہی روحانی نظام میں اکٹھا کرنے کا انتظام فرمایا ہے تاکہ تمام بنی نوع انسان کے درمیان محبت و پیار اور باہمی مذہبی رواداری اور باہمی احترام کی فضا پیدا ہو اور تا خدا تعالیٰ کی مخلوق پھر سے اپنے خالق و مالک کی معرفت حاصل کرنے اور اس سے سچا تعلق پیدا کر کے دائمی روحانی زندگی کو حاصل کرے ورنہ یہ دنیا اور اس کی تمام تر دنیوی لذات اور خوشیاں تو سب عارضی اور فانی ہیں اصل اور قائم رہنے والی زندگی تو روحانی زندگی ہے جو خدا تعالیٰ سے سچے تعلق کے نتیجہ میں انسان کو حاصل ہوتی ہے جس کو حاصل کرنے کے لئے اور ساری دنیا کی اقوام اور تمام مذاہب والوں کو ایک ہی روحانی نظام میں داخل کرنے کے لئے اس زمانہ میں جو وحدتِ اقوامِ عالم کا زمانہ ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود و موعود کل ادیان علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ آپ نے آج سے ۸۸ سال قبل ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو ہندوستان کی سرزمین قادیان دارالامان سے ایک عالمگیر روحانی نظام کی بنیاد ڈالی اس وقت سے جماعتِ احمدیہ کا قیام ہوا اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے صرف ۸۸ سال کے قلیل عرصہ میں امریکہ، یورپ، افریقہ اور ایشیا کے تمام آزاد ممالک میں ایک کروڑ سے زائد احمدی مسلمان ہو چکے ہیں جو وحدتِ اقوامِ عالم کے مرکزی نقطہ یعنی ایک ہی روحانی وجود خلیفۂ وقت کے ساتھ مخلصانہ طور پر وابستہ ہو کر عالمگیر روحانی انقلاب کے لئے جان، مال، وقت اور عزت کی عظیم قربانیاں دے رہے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں صد سالہ احمدیہ جوبلی کی سکیم کے تحت آج سے تیرہ سال بعد غلبۂ اسلام کی صدی شروع ہونے والی ہے اور بہت جلد ساری دنیا کی اقوام کو دینِ واحد یعنی اسلام پر محبت و پیار اور دلیل سے جمع کیا جائے گا۔ اسی عظیم الشان مقصد کے لئے اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود و موعود کل ادیان علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ جیسا کہ آپ اپنی کتاب رسالہ "الوصیّت" میں تحریر فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے مَیں دنیا میں بھیجا گیا سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے"۔

سامعین کرام! تمام دنیا کی اقوام اور مذاہب عالم کو اُمتِ واحدہ بنا کر اسلام کے جھنڈے تلے جمع کرنے کا کام نہایت عظیم کام ہے جس کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۶۴ء میں جب کہ آپ نے سیالکوٹ میں تبلیغ اسلام کی مہم شروع فرمائی اس وقت سے لے کر ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء تک جبکہ آپ کی وفات ہوئی ۴۴ سالہ مبارک عرصہ میں عظیم الشان خدمات سرانجام دیں آپ کی وفات پر آپ کے خلیفہ اوّل حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ نے اپنے چھ سالہ مبارک دورِ خلافت میں عظیم خدمات سرانجام دیں آپ اور ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو حضرت خلیفہ اوّل کی وفات پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند دلبند گرامی ارجمند موعود خلیفہ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بابرکت ۵۲ سالہ مبارک دور خلافت میں دنیا کے چالیس سے زائد آزاد ممالک میں جماعتِ احمدیہ کی مضبوط جماعتیں قائم ہوئیں اور آپ ہی کے مبارک دور خلافت میں ۱۹۶۰ء میں جنّت نظیر ملک فجی میں جماعتِ احمدیہ مبائعین خلافت کی جماعت قائم ہوئی ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر آپؓ کے فرزند اکبر اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم تیسرے جانشین اور موعود نافلہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود بارہ سال سے ساری دنیا کو امتِ واحدہ بنا کر امن و سلامتی پیدا کرنے والے مذہب اسلام کے جھنڈے تلے جمع کرنے کے لئے عظیم الشان خدمات بجا لا رہے ہیں جس کے نتیجہ میں وحدتِ اقوامِ عالم کے مبارک انقلاب کو روز بروز کامیابیاں حاصل ہو رہی ہیں یہاں تک کہ آئندہ تیرہ سال کے بعد غلبۂ اسلام کی صدی شروع ہونے والی ہے اور الٰہی پیشگوئیوں کے مطابق آپکے بابرکت دورِ خلافت میں غیر معمولی فتوحات اور کامیابیاں حاصل ہونے والی ہیں جس کے نتیجہ میں بہت جلد دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا یعنی اسلام اور ایک رسول ہوگا یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک ہی کتاب ہوگی یعنی قرآن کریم اور تمام دنیا کی اقوام اور اہلِ مذاہب کو ملتِ واحدہ بنا کر سید الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک جھنڈے تلے جمع کر دیا جائے گا۔

اس عظیم الشان مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود و موعود کل ادیان علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے جس کا ذکر کرتے ہوئے حال ہی میں حضرت بانی جماعتِ احمدیہ علیہ السلام کے موعود خلیفہ اور تیسرے عظیم جانشین حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے تنظیم انصار اللہ مرکزیہ ربوہ کے سہ روزہ سالانہ اجتماع منعقدہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۷۷ء کو فرمایا ہے:-

"بنی نوع انسان کو امّتِ واحدہ بنا کر اسلام کے جھنڈے تلے جمع کرنے کا عظیم کام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں مقدر تھا جس نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اپنے وجود کو فنا کر کے اس زمانہ میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا بیڑہ اُٹھایا تھا اور اسی عظیم کام کے لئے اس جماعت کا نقطۂ مرکزی خلافت ہے اور اس مرکزی نقطہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب رسالہ الوصیّت میں "قدرتِ ثانیہ" کا نام دیا ہے اور فرمایا کہ اس کا سلسلہ کبھی منقطع نہیں ہوگا اور اب ہمارا کام یہ ہے کہ ہم دعاؤں سے، حسنِ اخلاق سے، حسنِ معاملہ سے اور حسنِ مجادلہ سے دنیا کے قلوب کو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر جیتنے کی کوشش کریں اور اس طرح خدا تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی جنتوں کے وارث بنیں خلافت کے اس مرکزی نقطہ کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور اپنی آئندہ نسلوں کو بھی اس کی اہمیت سے آگاہ کرتے رہو ہمارا خدا سچے وعدوں والا خدا ہے۔ کیا تم نے گذشتہ تین سال میں بارش کی طرح اس کے فضلوں کو نازل ہوتے نہیں دیکھا ویقیناً دیکھا ہے اللہ اکبر، ہمارا خدا یقیناً سچے وعدوں والا ہے اگر آپ بھی صدق و صفا کا وہی نمونہ دکھائیں جو پہلے گروہ کثیر نے دکھایا تو یقیناً آپ بھی خدا کی بے شمار برکتوں کے وارث بن سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے آمین

الفضل ۱۲ نومبر ۱۹۷۷ء

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

تقریر بر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۷ء

قسط نمبر (۱)

حالاتِ حاضرہ کے متعلق قرآنِ کریم و احادیث کی پیشگوئیاں

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ سلسلہ مدراس

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۠

(الفلق)

قبل اس کے کہ میں حالاتِ حاضرہ کے بارے میں قرآنِ مجید کی چند پیشگوئیاں بیان کروں، قرآن کریم کی عظمت کے بارے کچھ کہنا ضروری سمجھتا ہوں۔

قرآنِ مجید کی عظمت

قرآن کریم کے اپنے متعلق دو قسم کے دعوے ہیں ایک وہ فرماتا ہے کہ وہ کتاب مُبین ہے اور اس میں ہر بات کھول کر بیان کر دی گئی اور ساتھ ہی اس کا یہ دعویٰ ہے کہ اِنَّہ لقرآن کریم فی کتاب مکنون ۔۔۔۔ پر سیدۃ اور سونا نساب ہے۔ یعنی قرآن کریم بے شمار پیشگوئیاں اور پیش خبریاں اپنے اندر رکھتا ہے۔ جن کی حقیقت اپنے اپنے وقت میں قیامت تک کھلتی چلی جائیگی اور ان کی حقیقت دنیا کو بتانے کے لئے اپنے اپنے وقت میں خدا تعالےٰ کی طرف سے مامورین و مصلحین آتے رہیں گے۔

چنانچہ اس زمانہ میں خدا تعالےٰ نے اس عظیم کام کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے آپؑ فرماتے ہیں :-

"اے بندگانِ خدا! یقیناً یاد رکھو کہ قرآن شریف میں غیر محدود معارف و حقائق کا اعجاز ہے جس نے ہر زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے اور ہر ایک زمانہ اپنی اپنی حالت کے ساتھ جو کچھ شبہات پیش کرتا ہے یا جس قسم کے اعلیٰ معارف کا دعویٰ کرتا ہے۔ اس کی پوری مدافعت اور پورا الزام اور پورا پورا مقابلہ قرآن کریم میں موجود ہے ...... قرآن شریف کے عجائب کبھی ختم نہیں ہو سکتے اور جس طرح صحیفۂ فطرت کے عجائب و غرائب و خواص کسی پہلے زمانہ تک ختم نہیں ہو چکے بلکہ جدید در جدید پیدا ہوتے جاتے ہیں یہی حال ان صحفِ مطہرہ کا ہے۔ تا خدا تعالےٰ کے قول و فعل میں مطابقت ثابت ہو اور میں اس سے پہلے لکھ چکا ہوں کہ قرآن شریف کے عجائبات اکثر بذریعہ الہام میرے پر کھلتے رہتے ہیں اور اکثر ایسے ہوتے ہیں کہ تفسیروں میں ان کا نام و نشان نہیں پایا جاتا"۔

(ازالہ اوہام ص۱۳۱ و ص۱۳۲)

چنانچہ جب ہم قرآنِ کریم میں بیان فرمودہ پیشگوئیوں کی حالاتِ حاضرہ اور اس زمانہ کی سائنسی، اقتصادی، معاشی ترقیات اور سیاسی و سماجی انقلابات اور نئی نئی ایجادات کے ساتھ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے خلفاء کرام کی تشریحات کی روشنی میں تطبیق کرتے ہیں تو اس عظیم کتاب کی عظمت اور اس کے بے نظیر اور معجز نما کتاب ہونے کی حقیقت آشکار ہو جاتی ہے اور حضرت رسولِ کریم صلعم کے اس فرمان کی تصدیق ہو جاتی ہے کہ نزول القرآنِ معجزۃ، کہ قرآنِ مجید بذاتِ خود ایک معجزہ ہے۔

یوں تو حالاتِ حاضرہ کے بارے میں قرآن مجید کی بے شمار پیشگوئیاں ہیں جو اپنے اپنے وقت میں پوری ہو رہی ہیں ان سب کا یہاں مختصر وقت میں بیان کرنا ناممکن ہے۔ اس لئے میں قرآنِ کریم کی اس چھوٹی سی سورت کی روشنی میں جس کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے یعنی سورۃ الفلق چند پیشگوئیوں کا ذکر کرتا ہوں۔

رَبُّ الْفَلَق

اس سورت کی پہلی دو آیات یعنی قُل اعوذ بربّ الفلق من شر ما خلق میں ہمیں مخلوق کی شرارتوں اور شرانگیزیوں سے رب الفلق خدا کی پناہ میں آنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ خدا تعالےٰ کی اس صفتِ ربوبیت فلق میں ہی بے شمار پیشگوئیاں مضمر ہیں اس صفتِ ربوبیت کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے ہمیں لفظ فلق کے معنی جاننا ضروری ہیں۔

فلق کے معنی الصُّبح کے ہیں

اس معنے کی رو سے رب الفلق کے معنی ہوئے صبح کا رب یعنی میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ حالاتِ حاضرہ کے متعلق اس میں یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے کہ آخری زمانہ میں اسلام پر ایک اور تاریکی کا زمانہ آنے والا ہے اس وقت کی کیفیت جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی ہے

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواجِ یزید
دینِ حق بیمار و بے کس ہمچو زین العابدین

کی مصداق ہوگی اس روحانی تاریکی اور اس کے بعد نمودار ہونے والی صبح کے بارے میں خدا تعالےٰ سورۃ تکویر میں آخری زمانہ کی عظیم الشان علامات کا ذکر کرنے کے بعد فرماتا ہے :-

واللّیل اذا عسعس و الصبح اذا تنفّس انہ لقول رسول کریم

کہ وہ زمانہ روحانی لحاظ سے تاریک رات کے مشابہ ہوگا۔ اس وقت ایک صبح کا ظہور ہوگا اور اسلام پر پھر زندگی اور تازگی کا زمانہ عود کر آئے گا اور وہ صبح انہ لقول رسول کریم یعنی حضور صلعم کی پیشگوئیوں کا ظہور بعثتِ امام مہدی علیہ السلام ہوگا۔ چنانچہ حضرت امام مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

جی ہاں یہ دن آشکار ہونا اور صبح کا نمودار ہونا ہی والصبح اذا تنفّس کی تفسیر ہے۔

فلق کے ایک اور معنی شق الشیئ و ابانۃ بعضہ عن بعضٍ ہیں یعنی کسی چیز کا پھاڑنا اور اس کے بعض حصوں کو دوسروں سے جدا کرنا ہے چنانچہ خدا تعالےٰ کا ایک صفاتی نام ہے ان اللّٰہ فالق الحب والنوی یعنی خدا تعالےٰ دانوں اور گٹھلیوں کو پھاڑنے والا ہے۔ ایک کسان جب کھیت میں دانے ڈالتا ہے تو خدا تعالےٰ ان دانوں کو پھاڑ کر ان سے پودے اور درخت اگاتا ہے۔ گویا کہ ایک بند دانے کو پھاڑ کر اس میں سے ایک تغیر پیدا کر دیتا ہے۔

گویا کہ فلق سے سائنسی ترقیات اور ایجادات و انکشافات مراد ہیں۔ یہ زمانہ جس میں سے ہم گزر رہے ہیں مختلف قسم کی بند چیزوں کو پھاڑ کر ان کی حقیقت دنیا کے سامنے آشکارہ کی جاتی ہے چنانچہ ATOM پھاڑ کر اس کی طاقت کا اندازہ لگایا گیا ۱۹۴۵ء میں جاپان کے ہیروشیما اور ناگاساکی میں دنیا نے اس کا کرشمہ دیکھ لیا تھا۔

اسی طرح قرآنِ کریم کی پیشگوئی اذا السّماء کشطت کے مطابق آج علم ہیئت یعنی ASTRONOMY کی ترقی کے نتیجہ میں آسمان کی کھال ادھیڑ کر رکھ دی گئی ہے۔ تیز رفتار راکٹ اور میزائیل وغیرہ کے ذریعہ مختلف سیّاروں اور اجرامِ فلکی کی حقیقت معلوم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اسی زمانہ کے لئے خدا تعالےٰ نے ہمیں یہ دُعا سکھائی ہے کہ

قل اعوذ بربّ الفلق من شرّ ما خلق

کہ سائنسی ترقیات اور مختلف ایجادات و انکشافات کے نتیجہ میں دنیا میں جو تباہیاں اور شرانگیزیاں پیدا ہونگی ان سے میں رب الفلق خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ آج کی سائنسی ترقیات و انکشافات کے پیچھے امریکہ اور روس کی عظیم الشان طاقتیں کارفرما ہیں اور ان طاقتوں کو خدا تعالےٰ نے دجال اور یاجوج ماجوج کے نام سے یاد فرمایا ہے اور حضرت رسولِ عربی صلعم نے قیامت کی عظیم الشان علامات کے طور پر خروجِ دجال اور ظہورِ یاجوج ماجوج بیان فرمایا ہے وقت کی مناسبت سے اس پر قدرے روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔

درحقیقت دجال اور یاجوج ماجوج ایک ہی فتنہ کی دو شاخیں ہیں۔ دجال کی شاخ مذہبی عقائد اور خیالات میں فتنہ پیدا کرنے کے متعلق تھی اور دوسری شاخ سیاسی حالات اور سیاسی امن کی بربادی کے متعلق تھی۔ دجال پر روشنی ڈالتے ہوئے حضور صلعم نے فرمایا ہے کہ وہ گرجا سے نکلے گا گویا کہ یہ موجودہ پادریوں کا گروہ ہے اور یہ حدیث بھی قابلِ توجہ ہے کہ جو شخص سورۃ الکہف کی ابتدائی اور آخری دس آیتیں پڑھے گا وہ دجال کے شر سے محفوظ رہے گا۔

(مسلم کتاب الفتن)

ایک مشہور مغربی مفکر Mr. Thomes whats اپنی کتاب میں The unviling daoghters of an aged mothers میں لکھتے ہیں کہ :-

"The great Anti christ is popery in the church of Rome". Page 24.

یعنی رومن کیتھولک چرچ میں پوپ کا کاروبار ہی بڑا دجال ہے۔

دجّال کے بارے میں احادیث میں جو علامات بیان کی گئی ہیں انہیں ظاہر پر حمل نہیں کیا

جا سکتا کیونکہ دجّال والی حدیث ایک رؤیا کی بناء پر تھی اور یہ حدیث "بین انا نائم" یعنی جب میں سو رہا تھا کے الفاظ سے شروع ہے۔ دجّال کی علامتیں یعنی انسان کو قتل کرکے از سر نو زندہ کرنا۔ روٹی کا پہاڑ اور پانی کا ذخیرہ ساتھ ہونا زمین کے خزینے باہر نکالنا، ایک آنکھ کا کانا ہونا دونوں ہاتھوں میں جنت دجہنّم کا ہونا یہ سب ظاہری علامات نہیں۔

حقیقت میں مسلمانوں اور اسلام کے خلاف نمودار ہونے والے بہت بڑے فتنہ کے بارہ میں یہ ایک عظیم پیشگوئی ہے۔ ان علامات پر غائرانہ نظر ڈالنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ خروجِ دجّال سے مراد عیسائی اقوام اور مغربی طاقتوں کی نشاۃ ثانیہ ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ قسطنطنیہ پر مسلمانوں کے غلبہ کے بعد خروجِ دجال ہوگا۔ پندھوریں صدی عیسوی میں قسطنطنیہ کے غلبہ کے بعد مغربی طاقتیں ابھر آئی ہیں گویا کہ خروجِ دجال پندرھویں صدی عیسوی میں ہوا ہے۔

دجال کے معنی کذاب اور المموّہ یعنی بہت بڑا جھوٹا اور ملمع ساز کے ہیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے سورۃ الکہف کی ابتدائی آیات پڑھنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کے لئے بیٹا ماننے والا بہت بڑا دجال ہے۔

اسی طرح الدّجال کے معنے الرفقۃ العظیمہ تغطی الارض بکثرۃ اھلھا وقیل ھی الرفقۃ تحمل المتاع للتجارۃ (لسان العرب)

یعنی دجال کے معنے ایک بڑے گروہ کے ہیں جو اپنے آدمیوں کی کثرت سے زمین پر چھا جائے گا اور کہا گیا ہے کہ وہ بہت بڑا تجارتی قافلہ ہوگا۔

دنیا میں عیسائی اقوام کی کثرت کے بارے میں کسی کو کوئی سوال نہیں وہ ساری دنیا پر چھائی ہوئی ہیں اور انگریزوں نے سب سے پہلے تجارتی قافلہ کے طور پر East India Co. کے نام سے ہندوستان میں آکر اپنے قدم جمائے اور اپنی چالاکیوں اور دجالی چالوں سے یہاں کی حکومت کی باگ ڈور سنبھالی یہی طریق انہوں نے دیگر مسلم ممالک کے ساتھ بھی اختیار کیا تھا آج دنیا میں خاص طور پر اسلامی دنیا میں جتنی بھی Petroleum Companies ہیں وہ سب انہی اقوام کے ماتحت چل رہی ہیں اور یہ بات بھی واضح ہو چکی ہے کہ ان کے پاس ہی جنت بھی ہے اور جہنم بھی۔ یہ لوگ جن کو چاہیں جنت کی نعماء سے نوازتے ہیں اور جن کو چاہیں جہنمی زندگی سے دوچار کرتے ہیں۔ اس زمانہ میں عرب اور یہودی ان کے سلوکوں سے واقف ہیں۔

اسی طرح دجّال کے پاس روٹی کا پہاڑ اور پانی کا ذخیرہ ہونے کی کیفیت بھی اب واضح ہو چکی ہے۔ امریکہ خوراک کی حد تک نہ صرف مکتفی ہے بلکہ ساری دنیا کو وہ supply کرتے ہیں ان کے پاس پہاڑوں کی مانند Food Godowns خوراک کے بڑے بڑے گودام ہیں اور پسماندہ اقوام میں Care Foods تقسیم کرکے ان پر اثر و رسوخ جمانے کی کوشش کرتے ہیں

اسی طرح ان دجالی اقوام نے Water supply system کے ذریعہ پانی کو ذخیرہ بنانے کا طریقہ ایجاد کیا چنانچہ یہاں پنجاب میں بھاکڑہ ننگل ڈیم بنانے کے لئے امریکہ سے ہی Engineers آئے ہوئے تھے۔

حدیثوں میں دجال کی علامتوں میں سے ایک یہ علامت بتائی گئی ہے کہ وہ زمین کے خزینے باہر نکال دیگا۔ اس کی بھی وضاحت کی چنداں ضرورت نہیں کہ سائنس اور Engineering کی ترقی کے نتیجہ میں زمین کے اندر سے مختلف قسم کی معدنیات باہر نکالی جاتی ہیں۔ خاص کر Petroleum جو بہت اہم معدنیات ہے اس کا نکالنا بھی دجال کا ہی کارنامہ ہے اسی کی طرف قرآن کریم کی یہ پیشگوئی کہ "اذا زلزلت الارض زلزالھا واخرجت الارض اثقالھا" اشارہ کرتی ہے۔

حضرت رسول کریم نے دجال کی ایک علامت یہ بتائی تھی کہ "انہ اعور الیمنی" کہ وہ دائیں آنکھ کا کانا ہوگا۔

چنانچہ مغربی اقوام میں ہمیں یہ علامت اس رنگ میں نظر آتی ہے کہ ان کی دنیاوی آنکھ اتنی تیز اور روشن ہے کہ پونے ۲ لاکھ میل دوری پر واقع چاند پر جو انسان گیا تھا اس کی ہر حرکت و سکون حتیٰ کہ اس کی نبض کی حرکتیں بھی انہیں نظر آتی رہی اور زمین پر بیٹھے ہی چاند پر چلنے والے انسان کو کنٹرول کرتے رہے۔ لیکن اس کے بالمقابل ان لوگوں کی روحانی آنکھ اس حد تک اندھی ہے کہ تین ایک اور ایک تین کے عجیب چکر میں پھنسے ہوئے ہیں ایک ان پڑھ بچہ بھی اس کو حل کر سکتا ہے کہ ۱+۱+۱ برابر تین ہوتے ہیں۔ لیکن ان روحانی اندھوں کو ۱+۱+۱ برابر ایک ہی نظر آتا ہے۔ یعنی باپ، بیٹا، روح القدس تینوں مل کر ایک ہیں اور ایک تین ہے۔

گویا کہ اس دجال کی ایک آنکھ یعنی روحانی آنکھ بالکل اندھی ہے۔ غرض کہ حضرت رسول کریمؐ نے دجال کی جتنی بھی علامتیں بیان فرمائی ہیں وہ سب کی سب موجودہ عیسائی اقوام اور ان کے پادریوں پر بہترین رنگ میں چسپاں ہوتی ہیں۔

دجّال کا خاتمہ

اس عظیم فتنہ کا خاتمہ حضور صلعم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ قرار فرمایا تھا چنانچہ حضرت رسولِ عربیؐ فرماتے ہیں:۔

فیطلبہ حتی یدرکہ بباب لدٍّ فیقتلہ

حضرت مسیح موعود دجّال کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ وہ باب لُدّ میں اسے پکڑ لیں گے پھر قتل کریں گے۔

یہاں قتل سے مراد ظاہری اسباب سے دجال کو مار ڈالنا نہیں بلکہ باب لُدّ میں مقابلہ کرنے سے مراد مناظرہ و مباحثہ کے ذریعہ اس فتنہ کو شکست فاش دینا ہے۔ حدیثوں میں جہاں قتل دجال کا ذکر ہے وہاں "یضع الحرب" کے الفاظ بھی موجود ہیں کہ مسیح موعود جنگوں کا خاتمہ کریں گے اور یہ بات بھی یہاں قابلِ ذکر ہے کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں عیسائی قوم کو قوماً لدّا قرار دیا ہے۔

ان حقائق کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

قتلنا الکافرین لبیضٍ حججٍ بالفاظ دیگر ؎

صفِ دشمن کو کیا ہم نے بحجت پامال
سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

(باقی)

قادیان میں شادی کی ایک تقریب

مورخہ ۲۸/۱/۷۸ کو مکرم ظہور احمد صاحب طاہر ابن مکرم ڈاکٹر غلام ربانی صاحب درویش کی تقریب شادی عمل میں آئی اس سے قبل ان کا نکاح عزیزہ رشیدہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبد الحق صاحب درویش کے ہمراہ مورخہ ۲۲/۱/۷۸ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے پڑھا دیا چنانچہ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی اس کے بعد کثیر تعداد میں درویشان کرام برات کی صورت میں مکرم چوہدری عبد الحق صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے یہاں پر تلاوت و نظم کے بعد حضرت بابا فخر الدین صاحب صحابی نے اجتماعی دعا کرائی۔

مورخہ ۲۹/۱/۷۸ کو مکرم ڈاکٹر غلام ربانی صاحب درویش نے اپنے بیٹے کی دعوت ولیمہ کی جس میں قریب احباب و مستورات کو مدعو کیا۔ عزیزم ظہور احمد طاہر پاکستان میں قیام رکھتے ہیں۔ اور اسی وقت شادی کی غرض سے پاسپورٹ پر قادیان آئے ہیں۔ احباب اس رشتہ کے جانبین کے لئے باعث برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ (ایڈیٹر بدر)

معذرت

مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلعم اور یوم مصلح موعودؓ کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں بوجہ عدم گنجائش ان کی اشاعت سے معذرت ہے صرف ناموں پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں اس سے بڑھ کر خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے آمین (ایڈیٹر)

جماعت احمدیہ بڈھانوں۔ یادگیر۔ یاری پورہ۔ لجنہ اماء اللہ مدراس۔ ناصرات الاحمدیہ مدراس اور دہسہ۔ کوسمبی۔ بریلیشہ۔ حیدر آباد۔ وشدانساہی۔

دعائے مغفرت

یاری پورہ کے ایک احمدی بھائی راجہ نصر اللہ خانصاحب مورخہ ۸/۲/۷۸ کو ستر سال کی عمر پاکر وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت ان کی مغفرت اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق ملنے کے لئے اور ان کی اولاد کو نیک اور خادمِ دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار: عبد الحمید ٹاک یاری پورہ کشمیر

درخواستہائے دعا

۱۔ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ کلکتہ عرصہ سے پیٹ میں تکلیف کے باعث بیمار ہیں احباب کرام سے درخواست ہے کہ ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں خاکسار: برہان احمد متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

۲۔ مکرم عبد الغفور صاحب راٹھ جلد پریشانیوں کے ازالہ اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ خاکسار: ظہیر احمد خادم انسپکٹر بیت المال آمد قادیان

آل اڑلیسہ خدام الاحمدیہ کا چوتھا کامیاب سالانہ اجتماع

منعقدہ ۱۸، ۱۹ فروری بمقام سورو

صوبہ اڑلیسہ کی جملہ مجالس کے نمائندگان کی شرکت • مختلف علمی و ورزشی مقابلے

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی عبدالحلیم صاحب مبلغ سلسلہ و صدر اجتماع کمیٹی

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے مورخہ ۱۸-۱۹ فروری ۱۹۷۸ء کو جماعت احمدیہ سورو میں آل اڑلیسہ خدام الاحمدیہ کا چوتھا سالانہ اجتماع منعقد ہو کر نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔

اس اجتماع کے لئے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے خدام الاحمدیہ کے نام پیغام ارسال فرمایا تھا جو دوران جلسہ پڑھ کر سنایا گیا۔ حسنِ اتفاق سے محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان سلسلہ کے بعض کاموں کی غرض سے مدراس اور بھوبنیشور تشریف لا رہے تھے اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اجتماع میں شرکت کے لئے آپ سے درخواست کی گئی۔ چنانچہ آپ اس اجتماع میں شریک ہوئے اور اجتماع کا افتتاح فرمایا اور اپنے خطابات سے مستفید فرمایا۔ اس اجتماع میں صوبہ اڑلیسہ کی جملہ مجالس خدام کے نمائندگان تشریف لائے۔ اور مختلف علمی و ورزشی مقابلوں میں حصہ لیا۔

اجتماع کیلئے سب کمیٹی کا تقرر

اس سالانہ اجتماع کے انتظامات کے لئے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ایک سب کمیٹی کی تشکیل فرمائی جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

خاکسار شیخ عبدالحلیم مبلغ سلسلہ۔ صدر سب کمیٹی مکرم سید رشید احمد صاحب بی اے قائد مجلس سونگھڑہ سیکرٹری۔ ان کے علاوہ مکرم عبدالباسط خان صاحب قائد مجلس کٹک۔ مکرم سید نصیر احمد صاحب قائد مجلس بھوبنیشور۔ مکرم سید سیف الرحمٰن صاحب قائد مجلس کیرنگ۔ مکرم مختار حسین صاحب قائد مجلس سورو۔ مکرم غلام محمود صاحب قائد مجلس بھدرک۔ مکرم طاہر احمد صاحب قائد مجلس کرڈاپلی۔ مکرم محمد سرور صاحب قائد مجلس پینکال اور مکرم عبداللہ صاحب قائد مجلس کوٹپلہ کو بطور ممبر نامزد فرمایا۔

اجتماع سے کافی دن پہلے ایک میٹنگ میں اجتماع کا پروگرام مرتب کر کے جملہ مجالس کو مطلع کر دیا گیا۔ چنانچہ خدام نہایت ذوق و شوق سے علمی و ورزشی مقابلوں کی تیاری میں مصروف ہو گئے۔ سورو میں اجتماع کے انتظامات کی نگرانی کے لئے مکرم سید سلام الدین صاحب نائب صدر جماعت سورو کو منتظم اور مکرم مختار حسین صاحب قائد مجلس سورو کو نائب منتظم مقرر کیا گیا اور کام کی سہولت کے پیش نظر علیحدہ علیحدہ شعبے بنائے گئے اور ہر شعبہ کا ایک انچارج مقرر کیا گیا۔

تشہیر

اجتماع کی تشہیر کے لئے مختلف ذرائع استعمال کئے گئے چنانچہ اخبار بدر میں اعلان شائع کروایا گیا۔ نیز ۱۸ تاریخ کی شام کو آل انڈیا ریڈیو کٹک سے دو مرتبہ اجتماع کے متعلق اعلان نشر کیا گیا۔ اور لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ بھی سورو کے بازاروں میں کافی منادی کی گئی۔ اور معززین کو دعوت نامے بھی ارسال کئے گئے۔

مہمانوں کی آمد

اجتماع کے انتظامات میں ہاتھ بٹانے کیلئے قبل از وقت مکرم ڈاکٹر منظور حسین صاحب مکرم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب اور مکرم مشتاق احمد صاحب کو سورو بھجوایا گیا تھا۔ ۱۷ فروری کی صبح ہی سے مختلف مقامات سے خدام کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا چنانچہ سب سے پہلے موسیٰ بنی مائنز کے خدام کافی تعداد میں نعرے لگاتے ہوئے وارد ہوئے اس کے بعد شام تک بسوں اور ٹرینوں کے ذریعہ خدام کی آمد کا سلسلہ چلتا رہا۔ خدا کے فضل سے شام تک سورو میں عجیب رونق اور گہما گہمی پیدا ہو گئی۔

جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی آمد

مورخہ ۱۶/۲/۷۸ کو محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ تبلیغ قادیان بھوبنیشور پہنچے آپ کا پُر وقار طریق پر استقبال کیا گیا۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد بھوبنیشور اور سرلو کے خدام کے ہمراہ سورو کے لئے روانگی عمل میں آئی۔ وہاں بھی خدام نے بھاری تعداد میں استقبال کیا۔ مبلغین کی رہائش کے لئے سرکاری بنگلہ میں انتظام کیا گیا تھا۔

درس و تدریس

موسم کی خرابی کی وجہ سے نماز تہجد با جماعت ادا نہ کی جا سکی البتہ نماز فجر محترم مولانا صاحب نے پڑھائی اور بعد نماز درس دیا آپ نے قرآنی آیت وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ کی لطیف تشریح فرمائی اسی طرح دوسرے دن بھی بعد نماز فجر درس دیا اور جسمانی و روحانی نشو ونما کے اصول پر روشنی ڈالی۔

وقار عمل

مورخہ ۱۸ فروری کی صبح ۷ بجے جملہ خدام نے اپنے اپنے قائدین کی قیادت میں وقار عمل منایا اور گاؤں کی صفائی کی۔

ورزشی مقابلے

جلسہ شروع کرنے سے پہلے ہی ورزشی مقابلے کروائے گئے چنانچہ ہائی اسکول گراؤنڈ میں A اور B گروپ کے خدام ہائی جمپ، لانگ جمپ، دوڑ اور دیگر ورزشی مقابلوں میں نہایت شوق اور دلچسپی سے حصہ لیتے رہے۔ مکرم مولوی عزیز الدین صاحب اور مکرم شفیق الدین صاحب نے ریفری اور ججز کے فرائض سر انجام دیئے۔

آخر میں دلچسپی کے لئے محترم مولانا امینی صاحب نے مبلغین اور صدر صاحبان کی ایک سو میٹر کی دوڑ کا مقابلہ کروایا جس میں بفضلہ تعالیٰ خاکسار اوّل آیا۔ الحمد للہ۔

تربیتی جلسہ

مورخہ ۱۸ فروری کو بعد نماز ظہر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی تلاوت کے بعد صدرِ اجلاس نے جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی اور خدام نے نہایت جوش کے ساتھ اسلامی نعرے لگائے بعدہٗ خاکسار نے خدام کا عہد دُہرایا اس کے بعد مکرم رحمت اللہ صاحب نے نظم پڑھی۔ ازاں بعد خاکسار نے گزشتہ تین اجتماعات کی رپورٹ کا خلاصہ پیش کیا۔

پیغام محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اس کے بعد خاکسار نے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کا پیغام جو آنمحترم نے اس اجتماع کے لئے ارسال فرمایا تھا پڑھ کر سنایا۔ آنمحترم نے اپنے اس پیغام میں اجتماع کے انعقاد پر مبارکباد دیتے ہوئے خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف احسن رنگ میں توجہ دلائی۔ اور غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم میں بھرپور حصہ لینے اور ہر قسم کی قربانیوں کے لئے تیار رہنے اور خلافتِ حقہ کے ساتھ تادمِ واپسیں وابستہ رہنے کی خاص طور پر تلقین فرمائی تھی۔

افتتاحی تقریر

بعدہٗ محترم صدرِ جلسہ نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ کی قائم تنظیموں کی اہمیت و افادیت پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ نوجوان قوم کی ریڑھ کی ہڈی ہوتے ہیں اب اسلام کا جھنڈا انشاء اللہ انہی احمدیت کے جواں ہمت نوجوانوں کے ذریعہ ساری دنیا میں لہرائے گا۔ دورانِ خطاب آنمحترم نے نوجوانوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف احسن رنگ میں توجہ دلائی۔

علمی مقابلے

اس کے بعد حسنِ قرات۔ نظم خوانی اور تقاریر کے مقابلہ جات ہوئے تقاریر کے لئے A اور B گروپ کے لئے علیحدہ علیحدہ عنوانات مقرر کئے گئے تھے چنانچہ A گروپ کیلئے سیرت النبی صلعم۔ خصوصیات اسلام اور فضائل قرآن مجید اور B گروپ کے لئے وفات مسیح۔ اجرائے نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعودؑ۔

اس کے علاوہ حفظِ قرآن کا مقابلہ بھی تھا جس میں وہ خدام شریک ہو سکتے تھے جنہوں نے دو سپارے حفظ کر لئے ہوں ۔۔۔ تحریری امتحان بھی رکھا گیا تھا جس میں کتاب "نبیوں کا سردار" بطور نصاب مقرر کی گئی تھی۔ اسی طرح اپنی اپنی مجالس کی سالانہ رپورٹ پیش کرنے کا بھی مقابلہ تھا۔ مذکورہ تمام مقابلوں میں مکرم مولوی عزیز الدین صاحب۔ مکرم مولوی غلام مہدی صاحب ناصر۔ مکرم عبدالحق صاحب معلم۔ مکرم ہارون رشید صاحب اور خاکسار عبدالحلیم نے ججز کے فرائض سر انجام دیئے۔

اللہ تعالیٰ کا خاص فضل

اجتماع کے پہلے روز شام کے وقت شدید آندھی اور بارش کے ساتھ ژالہ باری بھی ہوئی لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ہماری عاجزانہ دعا قبول فرمائی اور بارش رُک گئی اور ہم نے رات کو ایک اجلاس مکمل کر لیا۔ الحمد للہ۔

دوسرا روز

مورخہ ۱۹ فروری کو آخری اجلاس میں A گروپ کے خدام کا تقریری مقابلہ تھا جس میں کافی خدام اپنی پوری تیاری کے ساتھ شامل ہوئے اس مقابلہ میں موسیٰ بنی مائنز کی مجلس اوّل رہی۔ اس کے بعد خاکسار نے تقریر کی اور اجتماع کے پروگرام اور اس کی تیاری اور بعض رکاوٹوں وغیرہ کا ذکر کیا۔ اور تعاون کرنے والے جملہ احباب کا شکریہ ادا کیا۔

اختتامی تقریر و تقسیم انعامات

آخر میں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان نے جملہ مقابلوں میں امتیازی پوزیشن حاصل کرنے والے خدام کو انعامات و سندات تقسیم کئے اور خدام کو اپنی قیمتی نصائح سے مستفید فرمایا آپ کی یہ تقریر ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔

آخر میں محترم مولانا صاحب نے اجتماعی دعا فرمائی اور اس طرح یہ دو روزہ سالانہ اجتماع بخیر و

خوبی ختم ہوا۔ الحمد للہ۔

شکریۂ احباب

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر و احسان ہے کہ ہمارا یہ چوتھا سالانہ اجتماع خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اس اجتماع کو مفید بنانے اور کامیاب کرنے کے لئے بہت سے دوستوں نے بہت تعاون دیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام بھائیوں کو اپنی جناب سے بہترین جزاء دے۔ آمین۔

منقولات

۱۔ "مسیح کی آمد ثانی"

ترجمہ:۔ تھیوڈور پٹکیرن اپنی کتاب "مائی لارڈ اینڈ مائی گاڈ" میں لکھتا ہے کہ بعض آج کے عیسائی جب یسوع کے بارے میں غور کرتے ہیں تو اُن کے دل میں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اگر وہ یسوع کے زمانہ میں ہوتے تو اُس پر اُس وقت ایمان لے آتے۔

مصنف اِس سوال کا صحیح جواب حاصل کرنے کیلئے ایک طریقہ تجویز کرتا ہے وہ یہ کہ ایسے لوگ تصور کریں کہ وہ مسیح کے وقت یہودی تھے۔ جن سے مسیح نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تمہارے علماء منافق ہیں اور تمہاری عبادت گاہیں چوروں کے اڈے۔ یہ دونوں چیزیں ایسی تھیں۔ یہودی جن کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ پھر یہودی ایسے مسیح کا انتظار کر رہے تھے جس نے رعب و جلال کے ساتھ آنا تھا۔ اور اُن کو طاقتور اور باعزت قوم بنانا تھا۔ لیکن مسیح آیا وہ رعب سے خالی تھا اور بادشاہ نہ تھا۔ اندریں حالات اُن کے لئے مشکل ہو گیا کہ وہ مسیح کو قبول کریں۔ اب عیسائی بھی مسیح کی آمد ثانی کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ جاہ و جلال کے ساتھ آئیگا۔ بہت سی صدیاں گذر گئیں لیکن مسیح کا ظہور نہ ہوا۔ تو نتیجہ یہ نکلا کہ بعض عیسائی اب مسیح کی آمد ثانی کے خیال کو زیادہ اہم نہیں سمجھتے۔ یا اِس قسم کے خیال سے ہی نفرت کرتے ہیں۔ حالانکہ مسیح نے آمد ثانی کو ایمان کا ضروری جزو قرار دیا ہے۔ بعض عیسائی جو مسیح کی آمد ثانی کے منتظر ہیں وہ اُس کی علامات صحیفوں کے مطابق یہ بتاتے ہیں کہ اُس وقت سورج اور چاند کو گرہن لگے گا اور آسمان سے ستارے ٹوٹیں گے۔ بعض لوگ ایسے حالات وقوع میں آنے ناممکن خیال کرتے ہیں۔

۲۔ مخاطبہ اور مکالمہ

مصنف تحریر جاری رکھتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ ہم لوگ اکثر تورات میں پڑھتے ہیں کہ خدا نے کسی سے مکالمہ کیا اور اُسے ہادی مقرر کیا۔ ایسے تذکرہ کو ہم بلا چون و چراں قبول کر لیتے ہیں۔ لیکن اگر اِس زمانہ میں کسی سے متعلق کہا جائے کہ خدا نے اُس سے مکالمہ و مخاطبہ کیا ہے تو اُس پر کوئی یقین نہیں کرتا۔ بلکہ ایسی بات ایک عجوبہ معلوم ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسے لوگ سمجھتے ہیں کہ خدا سے مکالمہ مخاطبہ دو ہزار سال سے بند ہو چکا ہے۔

(MY Lord and My God by Theodore pitcairn-P-۲۱۵ To ۲۱۹)

۳۔ یسوع نے روحانی بیماروں کی مدد کی

اڈولف ہول جو ڈاکٹر آف فلاسفی اور ڈاکٹر آف تھیالوجی ہے۔ اپنی کتاب موسومہ "یسوع بد لوگوں کی صحبت میں" رقمطراز ہے۔ بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ کیا یسوع پانی پر چلا تھا۔ اور کیا اُس وقت مردے زندہ ہو گئے تھے۔ اِس قسم کے سوالات اٹھارھویں صدی سے تعلیم یافتہ طبقہ کے دلوں میں پیدا ہو رہے ہیں۔ اناجیل اربعہ جو یسوع کے حالات معلوم کرنے کے لئے منبع و ماخذ ہیں۔ اُنکے متعلق اعتماد کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ ہر بات جو اُن میں بیان ہوئی ہے وہ صداقت اور حقیقت پر مبنی ہے۔ بائبل کے محققین کوشش کرتے رہے ہیں کہ وہ اناجیل کے ایسے حصوں کی نشان دہی کر سکیں جن کے متعلق وثوق کے ساتھ کہا جا سکے کہ وہ حصے غالباً یسوع کے فرمودات ہیں۔ کیونکہ بائبل میں مصنفین بائبل کے اپنے اقوال بھی درج ہیں۔ کوئی ایک تک کوئی بائبل دستیاب نہیں جس کے متعلق یہ کہا جا سکے کہ وہ کلی طور پر قابل اعتماد ہے۔ نیز اناجیل میں مسیح کے جن معجزات کا ذکر ہے۔ بعض محققین بائبل کو اُن کی صحت پر شبہ ہے۔ البتہ جس بات کو پورے یقین کے ساتھ بیان کیا جا سکتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ مسیح نے خدا کی بادشاہت کی خوشخبری کے اعلان کے لئے ملک میں سفر کیا۔ اور جب وہ اس خوشخبری کے سنانے میں مصروف تھے تو اُنہوں نے بعض جسمانی اور روحانی بیماروں کی مدد کی۔

(JESUS IN BAD COMPANY BY ADOLF HOLL. P. 13)

۴۔ اسمہ المسیح ابن مریم

اُس کا نام مسیح ابن مریم ہے۔ آل عمران۔

پروفیسر روڈلف بلٹمین اپنی کتاب "ابتدائی عیسائیت" میں لکھتا ہے مسیح کے معنی ممسوح کے ہیں۔ یونانی زبان میں مسیح یا ممسوح کو کرسٹوس (CHRISTOS.) کہتے ہیں۔ لفظ کرسٹوس یا کرائسٹ (CHRIST) جو کہ مسیح کا ترجمہ ہیں۔ عیسائیت کے رومی اور یونانی دور میں اسم معرفہ کے طور پر استعمال ہونے لگا۔

(PRIMITIVE CHRISTIANITY BY RUDOLF BULTMANN P-216)

۵۔ صلیبی عقیدہ سے متعلق پریس رپورٹ اور ویٹیکن کی پُراسرار خاموشی

پروفیسر کُرٹ برنا ضروری کاغذات کے ساتھ ۲۸ جون ۱۹۶۹ء کو پوپ کے دفتر میں ایک فوٹو گرافر کی معیت میں پہنچا۔ پوپ کے سیکرٹری مذہبیات نے پروفیسر مذکور کو اپنے شاندار آفس میں بُلایا۔ جب پروفیسر برنا ضروری کاغذات پوپ کے سیکرٹری کو دے رہا تھا۔ اُس وقت فوٹو گرافر نے دونوں کی تصویر لے لی۔ اِس واقعہ کی اطلاع خبر رساں ایجنسیوں کو ہو گئی۔ تو یونائیٹڈ پریس انٹرنیشنل نے پوپ کے دارالحکومت ویٹیکن سے اِس واقعہ کی رپورٹ اِس طرح دی۔

"پریذیڈنٹ ادارہ برائے مقدس کفن۔ سوئٹزرلینڈ نے ایسی دستاویز پوپ کے دفتر میں پیش کی ہے۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسیح کو جب صلیب سے اُتارا گیا تو زندہ تھے۔ پروفیسر برنا نے دستاویز کے علاوہ کفنِ مسیح کی تصاویر بھی اپنی تھیوری کے اثبات میں پیش کیں۔ اور ثابت کیا کہ کفن پر جو خون کے دھبے ہیں وہ تکفین کے بعد ظاہر ہوئے ہیں۔ اور اِس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ مسیح کے زخموں سے صلیب سے اُتارے جانے کے بعد دیر تک خون بہتا رہا۔ اِس شہادت سے رومن کیتھولک کے عقیدہ کی تردید ہوتی ہے۔ اور یہ ثابت ہوتا ہے مسیح زخموں سے روبصحت ہو گئے تھے۔ اِس رپورٹ سے متعلق پوپ کے آفس نے پُراسرار طور پر خاموشی اختیار کی ہے۔"

(بحوالہ "کفن" (SHROUD) مطبوعہ ۱۹۷۷ء میکملن پبلشنگ کمپنی نیو یارک)

مرسلہ مکرم سید عبد العزیز صاحب نیو جرسی (امریکہ)

سیٹھ بانکے لال جی کی وفات

یہ خبر افسوس کے ساتھ سُنی جائے گی کہ سیٹھ پیارے لال جی صرّاف قادیان کے فرزند سیٹھ بانکے لال جی بمقام فرید آباد وفات پا گئے ہیں۔

یہ خاندان حکیم ملاوامل جی کے قریبی جدّی اقارب میں سے ہے۔ اور حکیم صاحب کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں آنے کی وجہ سے احباب جماعت ان سے بخوبی واقف ہیں۔ سیٹھ پیارے لال جی کی وفات کے جلد بعد اس خاندان کو یہ دوسرا صدمہ پہنچا ہے۔ سیٹھ پیارے لال جی کے تعلقات خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ سے محبت اور خلوص کے تھے۔ سیٹھ بانکے لال جی جب کانگریس کمیٹی قادیان کے پریذیڈنٹ تھے، اس وقت جماعت احمدیہ کو ان کا بہت تعاون حاصل ہوا تھا۔ سیٹھ بانکے لال جی کی بوڑھی والدہ صاحبہ اور ان کی بیوہ محترمہ اور بچگان سیٹھ وجے کمار جی اور سیٹھ شکتی کمار جی اور چچا سیٹھ اگیا رام جی اور برادران سیٹھ کرشن چند جی، سیٹھ چمن لال جی، سیٹھ دیوندر لال جی، سیٹھ سریندر کمار جی اور سیٹھ رام پرتاپ جی سب سے جماعت احمدیہ کو اس صدمہ میں گہری ہمدردی ہے۔ اور ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سب کو صبر کی توفیق دے۔

درخواستہائے دُعا

۱۔ مکرم فیض احمد خان صاحب ایم اے۔ ایل۔ ایل۔ بی آف بگول لاہور کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں موصوف کی صحتِ کاملہ نیز خدمتِ دین کی توفیق پانے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ محمد دین مستری درویش قادیان۔

۲۔ مکرم مقصود احمد صاحب آف مدرک تحریر فرماتے ہیں کہ ان کے دو صاحبزادے عزیز انور احمد اور وسیم احمد میٹی میں میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ اس امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے احباب کرام کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ عبد المومن کارکن دفتر محاسب قادیان۔

۳۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ جناب الحاج محمد محسن صاحب سشعہ مرحوم کئی روز سے بیمار چلی آ رہی تھیں۔ وہ امیہ حیدر آباد گاندھی ہسپتال میں داخل کر دی گئی ہیں۔ فی الحال مرض کی تشخیص نہیں ہو سکی۔ ابتدائی ٹسٹ جاری ہیں۔ مرض کی تشخیص ہونے پر علاج شروع ہو گا۔ بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ احباب جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے اور اپنے بچوں کے سر پر قائم رکھے آمین۔

خاکسار۔ منظور احمد مبلغ یادگیر۔

جماعت احمدیہ مدراس کے زیر اہتمام
ایک عظیم الشان تبلیغی جلسۂ عام

جماعت احمدیہ مدراس کے زیر اہتمام مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۷۸ء کو ایک جلسۂ عام مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نائب صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت مکرم ایم کے میران شاہ صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوا۔ یہ جلسہ VADAPALANITHIDAL میں منعقد ہوا جو پبلک جلسوں کے لئے مخصوص کیا گیا میدان ہے۔ جلسہ کے بارے میں تمام شہر میں بڑے بڑے Wall Posters چسپاں کئے گئے۔ دو قسم کے اشتہارات ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کئے گئے۔

جلسہ گاہ میں سینکڑوں کرسیاں بچھائی گئیں۔ ٹیوب لائٹوں سے مزین کیا گیا۔ عورتوں کے لئے برعایت پردہ انتظام تھا۔ خدا تعالیٰ کا بڑا فضل و احسان ہے کہ جلسہ کے اوّل تا آخر کثیر تعداد میں سامعین موجود رہے تھے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس جلسہ میں سب سے پہلے عزیزم بشارت احمد صاحب۔ عزیزم بشیر الدین صاحب اور برادرم منصور احمد صاحب نے مختصر طور پر حضرت رسول کریم صلعم کی سیرت و سوانح کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کیں۔

اس کے بعد مکرم ایس وی زین الدین صاحب B.A. صدر جماعت احمدیہ پینگاڈی نے ملایالم زبان میں حضرت رسول کریم صلعم کی مکی زندگی پر روشنی ڈالی اور اس کے بعد اس الزام کا جواب دیا کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا ہے۔ دوسرے نمبر پر خاکسار نے حضرت رسول کریم صلعم کے متعلق بائبل اور ہندو کتابوں میں جو پیشگوئیاں بیان کی گئی تھیں اُن کی وضاحت کی اور توحید کے بارے میں مختلف مذاہب کی تعلیمات کو پیش کیا۔ آخر میں مختلف مذاہب اور اقوام کے درمیان اخوت و محبت اور رواداری قائم کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کی عالمگیر کوششوں کا ذکر کیا۔

خاکسار کی تقریر کے بعد شری نیواس شاستری نے تقریر کی۔ آپ علاقہ تامل ناڈو کے بہت مشہور سکالر اور مضمون نگار ہیں۔ آپ کے مضامین اکثر A.I.R سے نشر ہوتے ہیں۔ آپ اس علاقہ کے VEDIC AUTHORITY مانے جاتے ہیں۔

آپ نے بتایا کہ ہر مذہب کی بنیادی تعلیم توحید ہے۔ قرآن کریم نے خدا کے ننانوے قریب صفاتی نام بیان کئے ہیں۔ ہندوستان میں ہندو اور مسلمانوں کے درمیان منافرت اور تباغض پیدا کرنے کے لئے عیسائی مؤرخوں نے جو غلط تاریخیں مرتب کی ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آج کل تعلیمی اداروں میں جو تاریخیں پڑھائی جاتی ہیں ان میں سے اکثر Divide and Rule کے تحت انگریزوں کی مرتب کردہ ہیں۔ ان کتابوں میں مغلیہ بادشاہوں کے خلاف خاص کر اورنگ زیب کے خلاف بہت ساری غلط باتیں درج ہیں ان تمام تاریخوں کو کالعدم قرار دیتے ہوئے حقیقی تاریخوں کو مرتب کرنا چاہیئے۔

آپ نے بتایا کہ ایک عربی تاریخی کتاب ہے جس کا نام مجمع البحرین ہے۔ اس کا سنسکرت ترجمہ [illegible] شائع ہوا ہے۔ یہ نہایت شاندار اور حقائق پر مبنی تاریخ ہے۔ اسے مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے سکولوں میں پڑھانا چاہیئے۔ اسلام اور مسلمانوں نے جو فنون اور دیگر نعمتیں دی ہیں وہ بے شمار ہیں لوگوں کو اس کا علم ہونا چاہیئے۔ آپ نے سورۃ الکافرون کی آیت لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ کی تلاوت کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام نے آزادئ مذہب اور آزادی ضمیر کی تعلیم دی ہے۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم محی الدین ملی صاحب نے اسلام میں اقتصادی مسائل کے حل کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے حضرت رسول کریم صلعم کی مختلف تعلیمات پیش کیں۔

آخر میں مکرم نوجوان صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں قیام امن کے لئے اسلام کی عالمگیر تعلیمات اور اُن پر جماعت احمدیہ کی کوششوں کا ذکر کیا۔ آپ کی تقریر انگریزی میں ہوئی۔ آخر میں خاکسار کی اجتماعی دعا کے ساتھ یہ جلسہ عام نہایت شان اور کامیابی کے ساتھ ۱۰ بجے شب اختتام پذیر ہوا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تقاریر کا بہترین اثر اور نتیجہ پیدا فرمائے آمین۔

خاکسار۔ محمد عمر مبلغ مدراس۔

ولادت اور درخواست دعا

مورخہ ۱۲-۳ کو مکرم محمد سلیمان صاحب بی اے صدر جماعت احمدیہ بمبئی کے ہاں لڑکی تولد ہوئی ہے نومولودہ کا نام "آنسہ مظہر النساء" تجویز ہوا ہے۔ لڑکی کی والدہ محترمہ محمدی بیگم صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر احمد سعید صاحب مرحوم حیدرآباد نے اس خوشی کے موقعہ پر مبلغ ۱۰ روپے اعانت بدر میں مبلغ ۱۱ روپے شکرانہ فنڈ میں مبلغ ۱۰ روپے صدقہ میں اور مبلغ ۱۰ روپے درویش فنڈ میں ادائیگی کرتے ہوئے جملہ احباب جماعت کی خدمت میں بچی کے نیک و صالح ہونے صحت و سلامتی اور والدین کیلئے قرۃ العین بننے کیلئے درخواست دعا کی ہے۔ خاکسار۔ محمد فاروق مبلغ بمبئی۔

ناصرات الاحمدیہ حیدر آباد کا گیارواں سالانہ اجتماع

الحمد للہ کہ ناصرات الاحمدیہ حیدر آباد کا گیارواں سالانہ اجتماع بتاریخ ۲۹ جنوری ۱۹۷۸ء بخیر و خوبی احمدیہ جوبلی ہال میں منعقد ہوا۔ پروگرام ٹھیک ۲½ بجے عزیزہ فریدہ بیگم کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ عالیہ بیگم گروپ دوم نے عہد نامہ دوہرایا۔ اجلاس کی صدارت محترمہ اعظم النساء بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حیدر آباد نے فرمائی۔ اور اپنے خطاب سے بچیوں کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ مقامی ممبرات لجنہ اماء اللہ کافی تعداد میں تشریف لائیں۔ اور دلچسپی سے بچیوں کے پروگرام کو سُنا معیار اوّل کی دو بچیاں اور معیار دوم کی پانچ بچیوں نے ملکر ترانہ پڑھا۔ اس کے بعد حفظ قرآن کا مقابلہ شروع ہوا جس کا نتیجہ درج ذیل ہے۔

گروپ اوّل:۔ فریدہ اکبر حسین اوّل۔ عالیہ سلطانہ عبد الستار صاحب دوئم۔

گروپ دوئم:۔ نصرت جہاں یوسف حسین اوّل۔ امۃ النصیر حمید انصاری دوئم۔ رضیہ نسرین سوئم۔

گروپ سوئم:۔ کوثر صدیقہ بنت بشیر الدین صاحب طیبہ صدیقہ و امۃ البصیر اوّل رہیں۔ امۃ المتین دوئم۔ تسنیم بنت عمر صاحب سوئم۔

پھر اس کے بعد تینوں گروپس کا تقریری مقابلہ شروع ہوا۔ تقریروں کے عنوانات کا نصاب مرکز سے بھجوایا گیا تھا۔ ججز کے فرائض محترمہ فرحت الدین صاحبہ اور محترمہ کبریٰ بیگم صاحبہ نے انجام دیئے۔ نتیجہ حسب ذیل ہے۔

گروپ اوّل:۔ عالیہ سلطانہ عبد الستار صاحب اوّل۔ فریدہ اکبر حسین صاحب دوئم۔

گروپ دوئم:۔ فہمیدہ بانو اوّل۔ امۃ النصیر حمید انصاری دوم۔ رفیعہ سلطانہ احمد بیگ سوئم۔

گروپ سوئم:۔ طیبہ صدیقہ بنت بشیر الدین صاحب۔ کوثر صدیقہ دوم۔ امۃ البصیر سوئم۔

اس کے بعد آخر میں چھوٹی بچیوں نے ترانہ سُنایا۔ بعد ازاں صدر جلسہ نے اختتامی تقریر کی جس میں آپ نے اجتماع کے بخیر و خوبی ختم ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ اور بچیوں کو نصائح کیں۔ بعد دعا یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار۔ کبریٰ بیگم نگران ناصرات الاحمدیہ قادیان۔

پروگرام دورہ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم انسپکٹر بیت المال آمد
برائے صوبہ یوپی و راجستھان

جملہ جماعتہائے احمدیہ یوپی و راجستھان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انسپکٹر صاحب موصوف درج ذیل پروگرام کے مطابق معائنہ حسابات و وصولی چندہ جات لازمی و دیگر کے سلسلہ میں مورخہ ۱ ۴/۷۸ کو روانہ ہو رہے ہیں جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین کرام سے حسب سابق انسپکٹر صاحب کے ساتھ کماحقہٗ تعاون کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	–	–	۱ ۴/۷۸	فتحپور ہسوا۔ دھن سنگھ لپور	۲۲ ۴/۷۸	۳ یوم	۲۵ ۴/۷۸
بجو پورہ	۲ ۴/۷۸	ایوم	۳	کانپور	۲۵	۲	۲۷
انبیٹہ	۳	۱	۴	مودھا۔ مسکرا	۲۷	۲	۲۹
میرٹھ	۵	۱	۶	راٹھ	۳۰	۲	۲ ۵/۷۸
دہلی	۶	۱	۷	جھانسی و چیرگاؤں	۲ ۵/۷۸	۲	۴
امروہہ	۷	۲	۹	ننگلہ گھنو براستہ آگرہ	۴	۱	۵
سردار نگر	۹	۱	۱۰	ایٹہ	۵	۱	۶
بریلی	۱۰	۱	۱۱	مین پوری۔ کھیڑہ	۷	۱	۸
شاہجہانپور۔ لودھی پور کٹیا	۱۲	۳	۱۵	صالح نگر	۸	۲	۱۰
لکھنؤ (مضافات)	۱۶	۱	۱۷	ساندھن	۱۰	۱	۱۱
گونڈہ	۱۷	۱	۱۸	اودے پور	۱۱	۱	۱۲
فیض آباد	۱۹	۱	۲۰	جے پور (معظم آباد)	۱۲	۲	۱۴
بھدوہی۔ بنارس۔ اعظم گڑھ	۲۰	۲	۲۲	دہلی	۱۵	۱	۱۶
				قادیان	۱۸ ۵/۷۸	–	–

خلاصہ خطبہ جمعہ — بقیہ صفحہ اوّل

بیس بیس گھنٹے کام کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ جہاں عظیم ذمہ داریاں انسان پر عاید کی گئیں وہاں اسے عظیم بشارتیں بھی دی گئیں اور سب سے بڑی بشارت اسے یہ دی گئی کہ وہ پہلے کی طرح آج بھی اور پھر تا قیامت اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی محبت کو حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن اب ہر برکت حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اور آپ کے اُسوہ حسنہ پر چل کر ہی حاصل کی جا سکتی ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ کا وجود ہمارے اور خدا کے درمیان (نعوذ باللہ) حائل ہو گیا ہے۔ بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو پانے کے لئے جو راہیں پہلے تنگ تھیں وہ اب آپؐ کے ذریعہ کشادہ اور وسیع ہو کر شاہراہوں کی شکل اختیار کر گئی ہیں۔ قرآن مجید نے جو کچھ کہا، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کر کے دکھایا اور قرآن کریم نے یہ اعلان کیا کہ اب اس رسولؐ کی پیروی سے ہی خدا کی محبت حاصل ہو سکتی ہے۔ اور خدا کی محبت کا حصول ہرگز ناممکن نہیں ہے۔ کیونکہ کسی نفس پر اس کی طاقت سے زیادہ ہرگز بوجھ نہیں ڈالا گیا۔ پس اگر ہم رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کو اپنے لئے مشعلِ راہ بنائیں تو یقیناً پہلے کی طرح آج بھی خدا کی محبت ہمیں مل سکتی ہے۔ اور اس محبت کے دروازہ کو دنیا کا کوئی فلسفہ، کوئی سائنس اور کوئی مذہبی خیال بند نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ہمارا خدا بڑی قدرتوں والا ہے۔

آخر میں حضور نے فرمایا، خدا کے پیار کو حاصل کرنے کے لئے سب کچھ کرنے کے باوجود کبھی یہ خیال ہمارے دل میں نہیں آنا چاہیئے کہ ہم اپنے زور سے اس کی جنت کو حاصل کر سکتے ہیں۔ کیونکہ اس کے فضل کے بغیر ہم ہرگز اس میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ پس ہر احمدی کی یہ خواہش، کوشش اور دلی دعا ہونی چاہیئے کہ وہ خدا کے فضل کے ساتھ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے طفیل قرآن کریم پر عمل کر کے خدا کے پیار کو حاصل کرے اور جو لوگ اسلام سے دُور ہیں انہیں بھی اس در پر لانے کی توفیق پائے تاکہ وہ دن جلد آجائے جبکہ ساری دُنیا وحدانیت کے ترانے گانے لگے اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے لگے۔ آمین ٭

(روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۴ مارچ ۱۹۷۸ء)

"وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ" (بقیہ صفحہ ۲)

اُن کی بڑی قدر ہُوا کرتی تھی۔ انواع و اقسام کی کہیں زیادہ تیز رفتار اور آرام دہ سواریاں نکل آنے کی وجہ سے بیکار ہو کر رہ جائیں گی۔

اللہ اللہ! کیسا مُصفّیٰ غیب ہے جو پاک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نبی عربی علیہ التحیۃ والسلام پر خدائے قدوس نے ایسے وقت میں ظاہر فرمایا جبکہ کسی کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہ آ سکتی تھی کہ ایسا وقت بھی آجائے گا جب صحرائے عرب کی محبوب اور تیز رفتار سواری اپنے ہی مُلک میں بے کار ہو کر رہ جائے گی ——!! اور آج آپ ہی کی اُمّت کے افراد اس مُلک میں پٹرول کی فراوانی اور پُختہ سڑکوں کے بن جانے سے ایک طرف آسُودہ حال ہو گئے۔ مال و دولت کی ریل پیل ہو گئی۔ دُوسری طرف نئے سے نئے ماڈل کی تیز رفتار جاذبِ نظر کاریں تیار ہو کر اُن کے اپنے مُلک میں سستے داموں بکنے لگی ہیں۔ نتیجے میں اب اُونٹ کی سواری پُرانے زمانہ کی بات ہو کر رہ گئی ہے۔

قرآن و حدیث کے اس رُوح پرور بیان کے بعد ایک بار پھر متذکرۃ الصدر خاکے میں اُونٹ کی تصویر پر ذہنی مصوّر کی طرف سے خطِ تنسیخ کھینچ دینے کی بات کو زیرِ غور لائیں۔ کیا اس سے ایک سچے مومن کی رُوح و جسم وجد سے جھُوم نہیں جاتے؟ اور کیا یہ ساری کیفیت اِنسانی ضمیر کو جھنجھوڑ کر اُس موعود کی صداقت کی طرف متوجہ نہیں کرتی جس کی بعثت خاص ایسے ہی زمانہ اور وقت میں مقدر کی گئی تھی؟ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ !!

لائبیریا کے صدرِ مملکت کی خدمت میں قرآن مجید کا تحفہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

وہ بڑی ذمہ داری سے کام کر سکیں اور دوسرے ممالک سے آنے والے ماہرین کا محتاج نہ ہونا پڑے ——

پریذیڈنٹ صاحب کو یہ جان کر بہت خوشی ہوئی اور اُنہوں نے کہا کہ اُن کا تجربہ ہے کہ باہر سے بُلائے گئے اور نارکینِ وطن ملازمین اطمینان کے قابل نہیں ہوتے۔ کیونکہ یہ باہر سے آنے والے ملازمین لوکل کارکنان کو اپنے علم اور تجربہ سے کوئی فائدہ نہیں پہنچاتے۔ اس پر برادر بھٹی صاحب نے پریذیڈنٹ صاحب کو یقین دلایا کہ ہم اِس مُلک میں خدمت کرنے کا جذبہ لے کر آئے ہیں ہمارے اندر محبت و اخوت کے جذبات ہیں۔ اس پر صدرِ مملکت بہت مسرور ہوئے۔

خبروں کے نیشنل اداروں نے پاک قرآن کے ہدیہ کے بارے میں بہت بڑے پیمانہ پر خبریں نشر کیں۔ ریڈیو نے اس خبر کو دو دِن لگاتار کئی دفعہ براڈ کاسٹ کیا۔ (ہر نئے بلیٹن میں) نیشنل ٹی۔وی نے بھی دو دفعہ اس کو ٹیلی کاسٹ کیا۔

مندرجہ ذیل کتب کا ہدیہ پریذیڈنٹ صاحب موصوف کی خدمت میں پیش کیا گیا۔

(۱) قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ اور تفسیر۔
(۲) اسلامی تعلیم۔ حضرت مسیح موعودؑ۔
(۳) احمدیت یعنی حقیقی اسلام۔ لیکچر حضرت مصلح موعودؓ۔
(۴) امن کا پیغام اور حرفِ انتباہ۔
تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ۔
(۵) اسلام اور انسانی حقوق۔
حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب۔
(۶) احمدیت کے بارے میں مختصر تعارف

مندرجہ ذیل ممبر وفد میں شامل تھے۔ جنہوں نے یہ ہدیہ پریذیڈنٹ صاحب کو پیش کیا:—

(۱) خاکسار عبد الکریم شاہد امیر جماعت و مبلغ انچارج جماعت احمدیہ لائبیریا۔
(۲) ۔ پرنس ایل کو ممبر صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لائبیریا
(۳) محمود احمد صاحب بھٹی بی اے ایل ایل بی ایف سی آئی ایس لندن سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لائبیریا۔
(۴) محمد کوام یاٹار صاحب انفارمیشن سیکرٹری احمدیہ مسلم مشن لائبیریا۔
(۵) بشیر الدین صاحب ممبر سیکرٹری تبلیغ۔
(۶) ۔ الحاج فضل دین صاحب ممبر پہلے پاکستانی احمدی جو لائبیریا میں تاجر ہیں۔
(۷) ڈونسو ادبین جوہ ممبر۔

اِس ہدیہ کی پیش کش کے بارہ میں مندرجہ ذیل خبر کو لائبیرین براڈ کاسٹنگ سروس نے دو دن — ۲۳ اور ۲۴ جنوری کو کئی بار نشر کیا:— ۲

۲ "مونروویا میں احمدیہ مسلم مشن نے قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر پریذیڈنٹ ٹالبرٹ کی خدمت میں پیش کیا۔ یہ تحفہ مُسلم مشن کے مبلغ انچارج عبد الکریم صاحب شاہد نے پریذیڈنٹ کی خدمت میں پیش کیا اور انہوں نے صدرِ مملکت کی مذہبی رواداری کی تعریف کی اور صدرِ مملکت بھی اس تحفہ کو قبول کر کے ازحد مشکور و مسرور ہوئے۔ انہوں نے اُمید ظاہر کی کہ ڈاکٹر ٹالبرٹ قرآن کریم کی عظمت کا اعتراف کریں گے جو کہ انسان کو رُوحانی اخلاقی اور سیاسی رہنمائی مہیا کرتا ہے۔ مسٹر شاہد نے پہلے ہی اِس بات کا شکریہ ادا کیا کہ پریذیڈنٹ صاحب نے اُن کے موجودہ وفد کو ملنے کا موقعہ دیا۔ انہوں نے ڈاکٹر ٹالبرٹ کو نئے سال کی مبارکباد دی۔ اور لائبیرین رہنما پر خدا کی رحمت کی بارش کے لئے دُعا کی۔"

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
PHONES:- 52325 / 52686. P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن لیدر سول اور برڈشیٹ کے سینڈل اور زنانہ و مردانہ چپلوں کا
واحد مرکز
چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ مکھنیا بازار ۔ کانپور

ہر قسم اور ہر ماڈل
کے موٹر کار ۔ موٹر سائیکل ۔ سکوٹرز کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!
Autowings, آٹو ونگس
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY,
MADRAS — 600004.
PHONE NO. 76360.

قرآن مجید مترجم بزبانِ انگریزی مع متن

نظارت دعوۃ وتبلیغ کے شعبہ نشر واشاعت نے ترجمہ قرآن مجید انگریزی مع عربی متن کا نیا ایڈیشن ۱۹۷۷ء میں شائع کیا ہے۔ اس ایڈیشن کی طباعت کلکتہ میں ہوئی ہے۔ اس قرآن مجید (انگریزی) میں خوبی یہ ہے کہ عربی متن کا لحاظ کرتے ہوئے اسے دائیں طرف سے شروع کیا گیا ہے۔ جبکہ دوسروں کی طرف سے جو انگریزی قرآن مجید شائع ہوئے ہیں انہیں انگریزی ترجمہ کا لحاظ کرتے ہوئے بائیں طرف سے شروع کیا جاتا ہے۔ نیز قرآن مجید ہر لحاظ سے نہایت دیدہ زیب اور عمدہ ہے۔ جس کا سائز کتابی یعنی ۲۰×۳۰/۱۶ اور وزن صرف ۳۷۵ گرام ہے۔ اوپر کی جلد نہایت مضبوط اور خوبصورت ہے۔ گویا ہر شخص اس قرآن مجید کو سفر وحضر میں اپنے ہمراہ رکھکر فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔

اس ایڈیشن میں کاغذ وہ استعمال کیا گیا ہے جسے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "قرآن پیپر" کے نام سے موسوم فرمایا ہے۔ قرآن مجید کُل ۶۳۵ صفحات پر مشتمل ہے اور آخر میں ۳۷ صفحات پر مشتمل انڈیکس بھی لگایا گیا ہے جس میں سے مضامین بآسانی تلاش کئے جا سکتے ہیں۔

جماعتوں اور احباب کو جتنی تعداد میں قرآن مجید کی ضرورت ہو وہ دفتر ہذا کو مطلع کریں۔ ھدیہ فی نسخہ صرف پندرہ روپیہ رکھا گیا ہے۔ اخراجات ڈاک جو اندازاً چار روپے فی نسخہ ہوں گے اس کے علاوہ ہیں جو بذمہ خریدار ہوں گے۔ (ایک سے زائد قرآن مجید منگوانے کی صورت میں ڈاک خرچ میں تخفیف ہوگی)

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

پروگرام دَورہ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان مورخہ ۲۴ر مارچ ۱۹۷۸ء میں جماعتوں کی تبلیغی جلسوں و کانفرنسوں میں شمولیت کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ مکرم ناظر صاحب کے دَورہ کا مختصر پروگرام درج ذیل ہے۔ تفصیلی پروگرام بعد میں شائع کیا جائے گا۔

جلسہ بمبئی	مورخہ ۲۶ر مارچ
حیدر آباد کانفرنس	؍؍ ۸ - ۹ر اپریل
کلکتہ کانفرنس	؍؍ ۱۵ - ۱۶ر اپریل
جلسہ سالانہ کیرنگ	؍؍ ۲۲ - ۲۳ - اپریل
بھوبنیشور (اڑیسہ)	؍؍ ۳۰ - اپریل۔
بمقام کاسرگوڈ - آل کیرالا احمدیہ کانفرنس۔	؍؍ ۱۳ - ۱۴ر مئی

نائب ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

شری لنکا کیلئے روانگی اور درخواستِ دُعا

جماعت احمدیہ شری لنکا (سیلون) کی خواہش اور مرکز کی ہدایت کے مطابق خاکسار کچھ عرصہ کے لئے شری لنکا کے لئے روانہ ہو رہا ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش ہے کہ دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس سفر کو ہر جہت سے کامیاب اور بابرکت بنا دے اور وہاں زیادہ سے زیادہ تبلیغ، تعلیم وتربیت اور دیگر دینی خدمات احسن رنگ میں بجالانے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(خاکسار :- محمد عمر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مدراس)

سیلون کا پتہ :-

Mohammad Umar H.A.
Ahmadiyya Muslim Missionary.
24 Scent Sebastian Street
COLOMBO — 12 (SRILANKA)

درخواستِ دُعا :- برادرم مکرم سید رشید احمد صاحب وسید انوار الدین صاحب ہر دو کی امتحان میں کامیابی کیلئے نیز خاکسار کے بہنوئی محترم شیر علی خان صاحب وعبد الستار خان صاحب (آف سورو) کی کاروبار میں ترقی اور نقصان کی تلافی کے لئے قارئین بدر سے عاجزانہ درخواست دعا ہے (خاکسار سید قیام الدین متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان)

اخبارِ احمدیہ بقیہ صفحہ اوّل

اور مکمل آرام کا مشورہ دیا۔ جس پر عملدرآمد کیا جا رہا ہے۔ طبیعت پہلے سے بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔ سلسلہ کا کام ہلکے طور پر گھر پر ہی فرماتے ہیں۔ کیونکہ ڈاکٹری ہدایت کے تحت چند دن گھر پر آرام مناسب ہے۔ احباب دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب کو اپنے فضل سے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور صحت وعافیت کے ساتھ سلسلہ کی خدمات بڑھ چڑھ کر بجالاتے رہنے کی توفیق ملتی رہے۔ آمین۔

محترم صاحبزادہ صاحب مورخہ ۲۶ر مارچ کو مع بیگم صاحبہ وصاحبزادی امۃ الکریم کو کب جنوبی ہند وغیرہ کے سفر پر تبدیلی آب وہوا کی غرض سے تشریف لے جا رہے ہیں۔ وسط اپریل میں کلکتہ میں جماعت کی سالانہ کانفرنس میں شرکت کے بعد قادیان مئی کے تیسرے ہفتہ میں واپسی ہوگی۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر وحضر میں سب کا ہر طرح حافظ وناصر ہو آمین ؛

فہرست نمبر ۱۹

منظوری انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ بھارت

مندرجہ ذیل جماعت ہائے احمدیہ کے عہدیداران کے انتخاب کی آیندہ تین سال کیلئے یعنی یکم اپریل ۱۹۸۰ء تک نظارت ہذا کی طرف سے منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ عہدیداران کو اپنے فضل وکرم سے بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق بخشے۔ اور اپنے فضلوں ورحمتوں سے نوازے آمین ؛

(ناظر اعلیٰ قادیان)

(۱) جماعت احمدیہ بجوپورہ (یو-پی)
صدر جماعت مکرم حاجی بشیر احمد صاحب۔
سیکرٹری مال ؍؍ خلیل احمد صاحب۔

(۲) جماعت احمدیہ انبیٹھہ (یو-پی)
صدر جماعت۔ مکرم فرمان خان صاحب۔
سیکرٹری مال ؍؍ فرقان خان صاحب۔

(۳) جماعت احمدیہ رائے گرام (مغربی بنگال)
صدر جماعت مکرم شمس الحق صاحب
سیکرٹری مال ؍؍ دولت حسین صاحب۔

(۴) جماعت احمدیہ بھرت پور - ابراہیم پور (بنگال)
صدر جماعت مکرم محمد سعید صاحب۔ (انگارپور)
سیکرٹری مال ؍؍ یعقوب حسین صاحب (ڈانگا پاڑا)
سیکرٹری تعلیم وتربیت۔ مکرم عبد الستار صاحب (ابراہیم پور)

(۵) جماعت احمدیہ اُوٹکور (آندھرا)
صدر جماعت مکرم مولوی مخدوم پٹیل صاحب۔
سیکرٹری مال وامام الصلوٰۃ مکرم فصیح الدین صاحب۔
سیکرٹری تعلیم وتربیت۔ مکرم مولوی غلام رسول صاحب۔

بقایا دار جماعتیں جلد توجہ کریں !!

متوقع نسبتی بجٹ کے مقابل پر اکثر جماعتوں کی وصولی نسبتی لحاظ سے بہت کم ہوئی ہے۔ اور متعدد جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کے ذمہ لازمی چندہ جات کی کثیر رقوم بقایا چلی آ رہی ہیں۔ جملہ جماعتوں کو نظارت ہذا کی طرف سے بقایا جات کی اطلاع بھجوائی جا چکی ہے۔ اس لئے بقایا جات کی وصولی کے لئے جملہ عہدیداران جلد توجہ فرمادیں۔ نیز جملہ مبلغین کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں احباب جماعت کو مالی قربانی کی ضرورت واہمیت سے پوری طرح آگاہ کریں۔ اور قربانی کے معیار کو بلند کر کے سو فیصدی ادائیگی کے ساتھ فرض شناسی کا ثبوت پیش کریں۔ ناظر بیت المال آمد - قادیان۔

درخواستِ دُعا

میری بہو عزیزہ شمیمہ بیگم سلمہا اللہ اہلیہ عزیزم صدیق احمد امینی کو جو پیٹ میں پھوڑوں (اُلسر) کی وجہ سے کئی ماہ سے بیمار ہے، ۹ر مارچ کو دوبارہ ہسپتال میں داخل کروایا گیا ہے۔ علاج جاری ہے۔ کافی کمزور ہو گئی ہے۔ چار چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ احباب کرام دردِ دل سے دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو شفاء کاملہ عطا فرمائے اور صحت سے بچوں کے سر پر سلامت رکھے۔ آمین ؛

خاکسار : شریف احمد امینی ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان